دِٹھا نور محمدی دِٹھا نبی رسول

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷

نانک قدرت دیکھکر خود بگئی سب بھل

ضوابط

مقاصد

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

اخبار

بدر

KHILAFAT LIBRARY

۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء

ایڈیٹر محمد یوسف دِدّوان

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔
(۲) عام قیمت سالانہ بدر ششماہی عہ واعظین اور طلباء سے عہ پیشگی۔
(۳) امراء عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بابا نانک رح جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

نمبر ۱۴ | جلد ۳

زنبیل

(پیکن) پیکن کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں سخت بدنظمی پھیل گئی ہے اور فوجی سپاہی سخت لوٹ مار مچا رہے ہیں۔

ترکی جزیرہ سموس متصل سمرنا کے نیم خود مختار گورنر پاسس آفندی کو ایک یونانی نے اسوجہ سے پستول سے ہلاک کر دیا کہ متوفی کا رجحان ترکوں کی طرف زیادہ تھا۔

(روسی سفاکی) طہران ۲ اپریل مشہد کی مسجد پر روسیوں نے جو گولہ باری کی اُس سے پچاس زائرین اور غازی شہید و مجروح ہوئے۔

جاپان میں بزبان جاپانی بھی الحمد للہ ایک اخبار نائید اسلام میں جاری ہو گیا ہے اسے جاپانی نومسلم حسن تھانو صاحب نے بنام "الاسلام" جاری کیا ہے اور سردست ماہوار ہوگا۔ پہلا پرچہ چار صفحات کا ہے۔ نام جلی عربی حروف میں بھی درج کیا گیا ہے۔ جس کے نیچے پنج ارکان اسلام جاپانی میں لکھے گئے ہیں۔

روسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اطالوی بیڑہ یورپین اور ایشیائی ترکی دونوں کے سواحل پر عنقریب گولہ باری شروع کر دیگا۔

مراکو کی قسمت کے متعلق ہسپانیہ اور فرانس میں ابھی کچھ سمجھوتہ نہیں ہو سکا

دلائی لامہ کے محافظ دستہ پر بمقام گیانٹسی چینی فوج کے حملہ کرنے کی افواہ گرم ہے۔

مرعب کی جنگ میں ایطالویوں کا نقصان ایک ہزار مقتول تھا ترکی وزیر جنگ نے اس کا باضابطہ اعلان کیا ہے۔ (مگر ایطالی خبر کیا تھی؟ کہ ایکہزار ترک مارے گئے مگر اصلیت اس کی یہ ہے جو ترکی وزیر جنگ نے ظاہر کی ہے۔)

سید سنوسی کے ہمراہ جو فدائی لشکر ہے اس میں ایک دستہ ڈھاٹے بند زنگیوں کا بھی ہے یہ بڑے بہادر ہیں اور دادائے وغیرہ میں فرانسیسی فوج کے مقابلہ پر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ فرانسیسیوں سے چھینا ہوا بکثرت سامان جنگ اور اسلحہ بھی ہیں۔ اور علاوہ بریں محاصرہ طرابلس کے قبل کثیر مقدار اسلحہ اور سامان جنگ کی اس ملک کے سواحل سے سید موصوف منگاتا رہا ہے۔

بیروت پر اطالوی گولہ باری سے باخلاف روایات ۱۶ یا ۲۵ روسی حجاج بھی شہید ہوئے تھے۔ روسی قنصل نے گورنمنٹ ایطالیہ سے ان کا خونبہا طلب کیا ہے۔

آستانہ میں طرابلس الغرب کے فدائے وطن عرب مقتولین کی یتیم اولاد کو تعلیم دلانے کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے اور عربی کلب مبتدی الاولیٰ نے دس لڑکوں کی تعلیم کا بار خود اُٹھا لیا ہے۔ یہ لڑکے ابتدائی مدارس سے لیکر اعلیٰ مدارس تک مکمل تعلیم پاویں گے۔

بنی غازی سے آدھ گھنٹے کی مسافت پر واقعہ ہے۔ ایطالویوں نے یہاں جو مورچے قائم کئے تھے ترکوں نے انھیں منہدم کر ڈالا اس جنگ میں اطالوی ۲۰۰ مقتول میدان جنگ میں چھوڑ کر مفرور ہوئے۔

ترکی مجلس وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ سید سنوسی کو اُن کی مخلصانہ خدمات کے صلہ میں اور عزت اسلامیہ کے اعتراف میں ایک اعزازی مرصع بالماس تلوار اور سب سے اعلیٰ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا۔

سرمہ مقوی بصر

جنگل کے پودے سے کوئی بیٹھے آم کے پھل کی توقع نہیں ہوتی آم کی امید تب ہونی چاہیئے جو آم کی گٹھلی بوئی جائے تا مور چیزیں بلاوجہ مشہور نہیں ہوتیں انکی تہ میں ایک راز ہے اور وہ صرف یہ کہ ایسی چیزیں ملک میں پیش ہونے سے پہلے مجرب مفید اور بہترین اجزا سے طیار ہو کر بارہا تجربہ کے بعد اُن کے نقصوں کی اصلاح اور اُن کے ہر پہلو پہ کافی غور کیجاتی ہے۔ سرمہ مقوی بصر ہر طرح سے ثابت ہو کر عرصہ دراز سے نہایت شوق کیساتھ ہندوستان کے تمام حصوں میں بکثرت مانگا جارہا ہے۔

یہ سُرمہ آنکھوں کی تمام شکایتوں کیلئے

جو لاعلاج نہوں یا محتاج اپریشن نہوں۔ مثلاً دھند جالا۔ غبار۔ خارش۔ پانی گرنا۔ سرخی۔ ضعف بصر۔ ناخنہ۔ پڑبال ابتدائی موتیابند اور ککروں وغیرہ کیلئے

بیشمار ڈاکٹروں حکیموں اور دیگر معزز تحریری شہادتوں سے مفید علاج مانا گیا

جو چیز ایکبار آزمائشاً ہزاروں یا لاکھوں کی تعداد میں بک جاتی ہے وہ اس خاص عزت کی حقدار نہیں ہوتی۔ تاوقتیکہ وہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے بارہا نہ مانگی جائے۔ مگر ہمارے سرمہ کو بارہا مانگے جانے کی عزت مدت سے حاصل ہے کیونکہ اس سرمہ کے مفید ہونے اور بارہا مانگے جانے کے متعلق اس قدر تحریری شہادتیں ہمارے دفتر میں موجود ہیں اور موصول ہوتی ہیں کہ اخبار نور اور کئی دیگر اخبارات میں سرمہ کے ہر اشتہار کے ہمراہ ایک نیا سرٹیفکیٹ شائع ہو رہا ہے سرٹیفکیٹوں کی کثرت کی وجہ سے

ہم وعدہ کرتے ہیں

کہ ہم عمر بھر کبھی بھی ایک سرٹیفکیٹ دوبارہ اس اخبار میں شائع نہیں کرینگے۔ جو اس میں ایکبار شائع ہو چکا ہوگا۔

قیمت فی شیشی

۱ تولہ ۸ر ۲- تولہ ۱۴ر ۳ تولہ عہ ۴ تولہ عہ ۵ تولہ عفا

خرچہ ڈاک بذمہ خریدار

یکمشت دس تولہ اور اُس سے زیادہ کے خریداروں سے

خواہ کسی ایک وزن کی یا مختلف وزن کی شیشیوں میں طلب کیا جائے خرچہ وی پی نہیں لیا جاتا۔

مذکورہ بالا قیمتوں میں اس امر کا خیال رہے کہ ۵ تولہ سرمہ کی قیمت دو روپیہ اس صورت میں لیجاتی ہے جبکہ ۵ تولہ ایک شیشی میں طلب کیا جائے اگر ۵ تولہ سرمہ ایک ایک تولہ کی پانچ شیشیوں میں طلب کیا جائے گا۔ تو قیمت اڑھائی روپیہ ہوگی۔ علی ہذا القیاس

برائے راست ملنے کا پتہ

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال گجرات (پنجاب)

نقل چٹھی

جناب حوالدار سید محی الدین صاحب رجمنٹ نمبر ۸۳

از میٹ تھامس مونٹ (مدراس)

بخدمت جناب شیخ غلام رسول صاحب ڈائمنڈ ہال گجرات

بندہ نے دو سال پیشتر آپ کی کمپنی سے چند سرمکی شیشیاں منگائی تھیں۔ ان دنوں اس سرمہ کی خواہش ہے آپ نے فی شیشی ۱۔ تولہ ۸ر سے روانہ کی تھی اگر وہی قیمت ہو تو بارہ شیشی یعنی ایک تولہ سرمہ ہر شیشی میں بند کر کے بذریعہ وی پی میرے پتہ پر جلد روانہ کرو۔

سرمہ لگانے کی سلائیاں

دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ سرمہ لگانے کی سلائیاں طبی اصول کے برخلاف کھردی۔ میلی اور زنگ آلودہ تیز۔ نوکدار اور کئی قسم کی نقص دار استعمال کر کے بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاتے ہیں

ہم نے طبی اصول کو مدنظر رکھکر

سرمہ لگانے کی سلائیاں خود طیار کی ہیں جو ہر نقص سے بے عیب اور استعمال میں خاص مفید ہیں۔

سلائی نمبر ۹- یہ سلائی خاص طور سے طیار ہوئی ہے نہایت شاندار ہے تحفہ کے طور دینے کے قابل ہے۔ تمام سلائی پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی عہ

سلائی نمبر ۱۲ یہ سلائی خالص چاندی کی بنا کر سروں پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی عہ

سلائی نمبر ۲۵- یہ سلائی چاندی کی نہیں ہے مگر تمام سلائی پر خالص چاندی اور سروں پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے۔ قیمت فی سلائی ۱۲ر

برائے راست ملنے کا پتہ

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال) گجرات (پنجاب)

رفیق نسواں

قیمت فی بکس چھ روپیہ (خرچہ وی پی یا پارسل ہر بکس کیلئے موازی ۸ر ہندوستان کے ہر حصہ میں ٹھیک وقت لگنے پر بکس پہنچا دیا جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

رفیق نسواں کے نام سے ایک نہایت خوبصورت (قابل تحفہ) بکس مخمل سے منڈھا ہوا اور اندر کی طرف خوشنما ساٹن۔ (ریشمی کپڑا) لگا ہوا ذیل کی نامور چیزوں سے تیار کیا گیا ہے

(۱) سرمہ مقوی بصر ایک شیشی وزنی ۵ تولہ (تمام ہندوستان میں مقبول مانا ہوا) (۲) سرمہ لگانے کی سلائی نمبر ۹ تمام سلائی پر خالص سونا چڑھا ہوا (طبی اصول پر بنی ہوئی)۔ (۳) خوشبو شم النسیم ایک شیشی (کپڑوں میں لگانے کی نہایت فرحت بخش خوشبو ہے۔ یہ خوشبو اسوقت ہندوستان بھر میں ممتاز مانی جاچکی ہے۔) (۴) بڑھیا مخمل کا نہایت خوبصورت بکس (اس میں متذکرہ بالا اشیاء لگی ہوئی ہیں) یہ بکس معزز بیگمات کے لئے نہایت دلکش تحفہ مانا گیا ہے یہ بکس نہایت پسندیدہ اور شفیق ساتھی سمجھا گیا ہے اس لئے پیاری بیٹیوں کو جہیز میں دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے معزز گھرانوں میں کسی بہو بیٹی یا بیوی کو اس بکس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ (برائے راست ملنے کا پتہ)

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال) گجرات (پنجاب)

بعثت محمدیہ اور مسئلہ ارتقاء

KHILAFAT LIBRARY

از اثر خامۂ ندرت رقم جناب خواجہ کمال الدین
صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ۔ لاہور)

مسئلہ ارتقاء یعنی تھیوری آف ایولیوشن کے دلدادوں کے لئے یہ امر واقعی غور طلب ہے کہ جب اُن کے نزدیک دنیا کی رفتار ترقی میں ہر ایک نیا مرحلہ موجودہ حالات میں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے اور نئی تحریکیں علی العموم انھیں خیالات کا عکس ہوا کرتی ہیں جو پہلے سے چاروں طرف مستعد طبائع میں پیدا ہو چکی ہوں تو ساتویں صدی عیسوی کا وہ تاریک زمانہ جسنے ہر طرف فطرت انسانی کو پستی کی تہ میں پہنچا دیا تھا وہ عرب جیسے تاریک ترین سرزمین میں کمال انسانی کی معراج پر پرواز کرنے والی فطرت کس طرح پیدا کر سکتا تھا

اس عقیدہ کے ماننے والے یہ رائے رکھتے ہیں کہ زمانہ میں جس وقت کوئی تبدیلی خیالات یا انقلاب آتا ہے یا کوئی اصلاح ہونی لگتی ہے تو یہ کسی خاص وقت یا کسی خاص ایک دماغ کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس نئی تحریک کے مناسب حال طبائع پہلے سے ہی طیار ہو جاتی ہیں۔ مختلف اسباب صدیوں آہستہ آہستہ کام کرتے آتے ہیں علم و فن کی ترقیاں معلومات کی وسعت قدیم مروجہ خیالات کے نقص اپنی اپنی جگہ کام کر کے لوگوں میں ایک خاص قسم کا انتشار اور ہیجان پیدا کر چکے ہوتے ہیں۔ طبائع میں اضطراراً اُسی ایک امر کیطرف میلان ہوتا ہے دلوں میں اس مقصود کے حصول کے لئے ایک مجہول الکُنہ طریق پر اُمنگیں جوش مارتی ہیں۔ الغرض چاروں طرف خیالات میں ایک قسم کی تیاری ہو جاتی ہے ایسے وقتیں کوئی حلیم مزاج لیکن دل کا جری انسان پیدا ہو کر ان خیالات کو ایک نئی قالب میں ڈھال دیتا ہے۔ وہ باتیں جو لوگوں کے دلوں میں اندر ہی اندر پک رہی ہوتی ہیں وہ اُنھیں الفاظ کا لباس پہنا کر زمانہ کی بالقوہ استعدادوں کو بالفعل کر دیتا ہے۔ ایسے شخصوں کو اگر دوسروں پر فوقیت ہو سکتی ہے تو صرف ایک بات میں کہ اُس میں ان امور کے اظہار کی قابلیت اور جرات ہوتی ہے جو طبائع میں پہلے سے ہی مرکوز ہوتی ہیں لوگ اُس کی مضبوطی دلائل کے آگے سر نہیں جھکاتے بلکہ اُس کے دلائل میں وہ اپنے نصب العین کو دیکھ کر اُنھیں فی الفور قبول کر لیتے ہیں۔ لاریب یہ باتیں جو قائلین مسئلہ ارتقاء پیش کرتے ہیں معقولیت سے باہر نہیں بلکہ واقعات عالم اُن کے مؤید ہیں۔ چنانچہ عیسوی کلیسا کے مصلحین یعنی لوتھر اور کالوین کے حالات اسی مسئلہ ارتقاء کے ماتحت آجاتے ہیں۔ پندرہویں صدی عیسوی میں یونانی علوم کی ترویج وغیرہ ایسا ہی دیگر فنون کی ترقیات نے ایک طرف اور خانقاہ نشین پادریوں کے برخلاف روز افزوں نفرت نے دوسری طرف بانیان ریفارمیشن (اصلاح کلب) کے پیدا ہونے سے پہلے اُن کی سٹرک صاف کر رکھی تھی لوگ پہلے سے ہی اس بات کے لئے طیار تھے جو ان بزرگوں نے تعلیم کی۔ یہی حال ہم سوامی دیانند جی مہاراج کا دیکھتے ہیں۔ اُنھوں نے بھی زمانہ کی نبض شناسی میں غلطی نہیں کی اور اصلاح ملک کے لئے وہ نسخہ طیار کیا کہ جس کی قبولیت کے لئے طبیعتیں مختلف اسباب کے ماتحت پہلے سے تیار ہو چکی تھیں اصلاح کا جو راستہ اُنھوں نے تجویز کیا اُس ملک کے تعلیم یافتوں کا ایک حصہ پہلے سے اسپر قدم مار رہا تھا۔ آفتاب اسلام کی تیز شعاعوں نے ایک طرف اور جدیدہ علوم کی روشنی نے دوسری طرف شرک کے اندھیرے کو مٹانا شروع کر دیا تھا۔ بُت پرستی سے نفرت اور پُرانک تعلیم سے دہشت پیدا ہو رہی تھی۔ برہمنوں کے خانہ ساز اصولوں سے طبیعتیں رُکی جا رہی تھیں۔ توحید کے عشاق تو اسلامی جامہ پہن رہے تھے۔ لیکن وہ جو ابھی تذبذب میں تھے یعنی ایک طرف قدیمی شرک کے اثروں سے پورے باہر بھی نہ تھے اور دوسری طرف توحید نے اپنا دھندلا سا نقش اُن کے لوح دل پر ابھی جمانا شروع کیا تھا۔ اُنھوں نے توحید کی اس نئی مگر کاذب اشتہا کو عیسائیت کی توحید فی التثلیث سے تسکین دی پھر ایک لاتعداد جماعت نے وید چھوڑ کر وحدہ لاشریک برہمو سمندر بنائے جن میں سے بتوں کو قطعاً نکال دیا تھا۔ مگر عام طور پر لوگوں کا آبائی مذہب جلدی چھوڑ دینا یا قومی عقائد کو ترک کر کے اپنے عزیزوں سے الگ ہو جانا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ یہ امر تو ایسی بھاری قربانی چاہتا ہے کہ جسکے لئے مدت مدید کی تیاری درکار ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے انقلاب کے وقت ایک قسم کی حرکت مذبوحی پیدا ہو جاتی ہے۔ نئے خیالات کی دلفریبی اور پرانے تعلقات سے دلبستگی ایک درمیانی راستہ تجویز کر لیتی ہے۔ انسان ایسے وقت نئی صورتوں کو اُسی اپنے پرانے لباس میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ چاہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جو نئی باتیں اُسے پسند آگئیں وہ ہو بہو اس کی آبائی تعلیمات میں سے نکل پڑیں اور وہ امور جن سے وہ متنفر ہو چکا ہے وہ کسی نہ کسی طریق سے پرانے اصلی عقائد پر الحاق شدہ ثابت ہو جائیں۔ توحید کی صداقت جو اسلام ہندوستان میں لایا بت پرستی کی بنیاد ہلا چکی تھی لیکن آبائی تعلقات قبولیت اسلام کے مانع تھے اس لئے مذکورہ بالا اقدامت پرست طبائع نے چاہا کہ تعلقات قدیمہ کے قیام کے ساتھ ساتھ جدید باتیں اختیار کیجائیں برہمو سماج بھی دراصل اُس انسانی کمزوری کا ایک نتیجہ تھا۔ لیکن برہمو سماج کا وید کو چھوڑ دینا اس کی اشاعت عامہ میں روک تھا وید کے پرستار راجہ رام موہن رائے کی بجائے کسی ایسے مہاپرش کو قبول کرنیکی تیاری کر رہے تھے جو وید کو بھی قائم رکھے اور عناصر پرستی اور دیگر شرک کی صورتوں کو بھی خارج از وید ثابت کر دکھائے۔ شرادھ وغیرہ کو بدعات اور ذات پات کے امتیاز کو برہمنوں کی مخترعات بتلائے اس ضرورت کو سوامی دیانند جی نے پورا کیا اس نے

اسی امر کا پرچار کیا کہ جس کی پیاس اسلامی روشنی نے تعلیم جدید کے ساتھ ملکر ہندو اصحاب کے دلوں میں پیدا کر رکھی تھی۔ اسی لئے نئی تعلیمیافتہ جماعت نے ہی سب سے اول سوامی جی کو خوش آمدید کہا۔ سوامی جی نے نہ صرف توحید کو مغز وید ثابت کرنا چاہا بلکہ اس لئے ہر ایک موجودہ ترقی کی اصل شکل وید کے الفاظ میں دکھلانے کا ادعا کیا اس لئے ہون کے دھوئیں میں جو اگنی کی پرستش میں کیا جاتا ہے موجودہ انجنوں کی سٹیم اور اندر کے ہوائی کرہ والی سواری میں بیلون دیکھے۔ زمین کی تہ یعنی پاتال میں اُسے امریکہ نظر آیا اور بندروں کی بستی میں اُسے یورپ دکھلائی دیا۔ الغرض اس مہا پنڈت نے ملک کی نبض شناسی کر کے انھیں خیالات کو الفاظ کے قالب میں ڈھال دیا۔ جو تعلیمیافتہ طبائع میں چار دانگ طرف موجزن ہو رہے تھے۔ لہذا ایسے واقعات پر سئلہ ایوولیوشن کے دلدادوں کا یہ کہدینا بالکل سچا ہے کہ لوتھر اور کالون کا وجود یورپ میں اور دیانند کی شخصیت ہندوستان میں ارتقاء کے ہاتھ ایک کامل کرشمہ ہے اسی طرح دُنیا کے دیگر انقلابات بھی اسی مسئلہ کی تائید میں بدرست شہادتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر مسئلہ ارتقاء کے ایک قاعدہ عامّہ ہونے میں اگر زمانہ کی تاریخ نے استثنائیں بھی پیدا کی ہیں تو یہ استثنائیں اُن انقلابات میں پائی گئیں ہیں جو انبیاء کے وجود نے وقتاً فوقتاً دنیا میں پیدا کئے ہیں اور جس کی کامل تشریح حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں نظر آتی ہے۔

اس امر کے متعلق اس جگہ میں صرف ایک اصلاح کا ذکر کرونگا جو آنحضرت صلعم نے بت پرستی کی متعلق عرب سے شروع کی۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ تحریک جو آپ کے دل میں پیدا ہوئی وہ ہمعصروں کے خیالات کا عکس تھا یا وہ زمانہ مطلق اس امر کے لئے تیار نہیں تھا یہ امر مسلم ہے کہ اس وقت توحید پر کامل موت وارد ہو چکی تھی۔ ہندوستان۔ ایران۔ شام فرنگستان بت پرستی۔ عناصر پرستی۔ احرام پرستی اور سب سے آخر انسان پرستی کے غلام ہو رہے تھے۔ عزت اور حرمت کے بلند سے بلند مقام پر بتوں کا تخت گاہ تھا۔ ان سب کی تمامی کتب میں علی العموم ہم اس آتش معرفت کی ہلکی سی چنگاری تک بھی نہیں دیکھتے کہ جو عنقریب فاران سے نکلکر جنگل کے جنگل شرک کو بھسم کر دینے والی تھی۔ پھر ہم کیسے مان لیں کہ وہ توحید جسے شارع اسلام علیہ السلام نے از سر نو دنیا میں زندہ کیا وہ نتیجہ ارتقاء کی قلمکاری تھی اس موقعہ پر آپ کی دس گیارہ سالہ زندگی کا ایک واقعہ مجھے یاد آگیا ہے جو شاید اس معاملہ زیر بحث پر کافی روشنی ڈال دے۔ آپ اس بچپن کی عمر میں ابو طالب اپنے چچا کے ہمراہ سفر کو جا رہے تھے راستہ میں ایک راہب کے ہاں قیام ہوا اثنائے گفتگو میں عرب کے عظیم الشان اور نہایت ہی مقتدر دو بتوں یعنی لات اور ہبل کا ذکر آگیا اس پر آپ نے بیساختہ فرمایا کہ جس قدر نفرت اور عداوت مجھے لات و ہبل سے ہے وہ کسی چیز سے نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اللہ اللہ وہ زمانہ جس میں کل دُنیا بتوں کی مہما کر رہی ہو عرب کے گرد و نواح کے ممالک سب بتوں کے تسلط میں ہوں وہ تعلیمات قدیمہ جو بت پرستی کے خلاف کبھی نازل ہوئی تھیں عرب اُن کے دائرہ اثر سے ہمیشہ باہر رہا ہو بلکہ وہ تعلیمیں اپنی اپنی جگہ بذات خود متروک و مردود ہو چکی ہوں پھر اہل عرب کے نزدیک لات و ہبل کل دنیا کے بتوں کی ناک سمجھے گئے ہوں اور خدا کے ہاتھوں میں پرورش پانیوالا بچہ اُس خاندان سے ہو کہ جس کی شرافت اور عزت اُسی لات و ہبل کے گھر کی تولیت سے ہو۔ اُس کی نوآموز آنکھ اور کان نے ہمیشہ اُسی لات و ہبل کی تعظیم و تکریم ہی دیکھی اور سنی ہو۔ اُس کی قوم اور ملک کی ہر مشکل کشائی اُسی لات و ہبل کے ہاتھ سے سمجھی گئی ہو۔ جس کرہ ہوا میں اس معصوم بچہ کا ابتدائی اٹھان ہوا ہو وہ لات و ہبل کی عظمت و محبت سے معمور ہو الغرض اس سلیم الفطرت بچہ کے گرد و پیش ایسے ہی سامان ہوں کہ جن سے اس کے دل میں لات و ہبل کی عظمت و عزت اور محبت جم سکے لیکن جوں ہی ان دونوں کا نام اس کے سامنے لیا جائے وہ ان کے پرستاروں کی ذرا سی پرواہ نہ کر کے ۔ ۔ ۔ اپنی نفرت و حقارت کا اظہار کرے۔

اور آئندہ کے واقعات یہ ثابت کر دیں کہ یہ نفرت و عداوت فی الواقعہ اُس کی پاک فطرت میں گڑی ہوئی تھی۔ اب کیا یہ نفرت و عداوت اُسی ورثہ میں یا خون کے ذریعہ ملی اس کے آباؤ اجداد تو اُن بتوں کی محبت و عشق میں سرشار تھے بلکہ وہ خطرناک مخالفت جو بعد میں اُس کے عزیز و اقارب نے لات و ہبل وغیرہ کی حمایت میں اُس کی کی وہ اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ آنحضرت صلعم کی زندگی مسئلہ ارتقاء کی بوالعجبی اپنے ساتھ لئے ہوئے نہ تھی اگر آپ کی تعلیم ایوولیوشن کا نتیجہ ہوتی تو پھر آپ کا بت پرستی کے خلاف کھڑا ہونا تو درا صل اُنھیں خیالات کا اظہار ہوتا جو اُس کے معاصرین کے دلوں میں پیدا ہو چکے تھے لیکن عرب نے جو خطرناک مخالفت آپ کی کی اور پھر بتوں کے خلاف آپ کی تیرہ سالہ جانگاہ کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ صرف معدودے چند ہی آدمی آنحضرت کے ساتھ ہوئے یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ تحریک جو آنحضرت کے دل میں ہوئی وہ نواحی خیالات کا عکس نہ تھی بلکہ وہ آسمانی تحریک تھی اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے چند ہی برس پہلے سرزمین عرب میں دو تین اور شخص بھی بت پرستی سے متنفر نظر آتے ہیں لیکن اُن کی ہستی سے آپ کی شخصیت کا ارتقاء کے طریق پر پیدا شدہ تسلیم کرنا اس مسئلہ کے ضروری لوازمات کو نظر انداز کرنا ہے ارتقاء کی رفتار ہمیشہ تدریج اور آہستگی کو چاہتی ہے اس کے

KHILAFAT LIBRARY

امت عالم کی کایا پلٹنے والی کسی نئی اصلاح کے وجود میں آجانے کے لئے تیس ۳۰ یا ۵۰ برس بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ واقعات عالم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ کسی خاص قسم کے خیالات یا آراء کا قائم ہو جانا اور پھر اُن کے متضاد خیالات یا آراء کا دنیا سے مٹ جانا ایک لمبے عرصہ اور پشتہا پشت کی متواتر کوششوں کو چاہتا ہے اول اول کسی خاص تحریک سے ایک نیا خیال دھندلی شکل میں بیج کے طور پر کسی طبیعت میں پیدا ہو جاتا ہے جس پر اور صدہا ملتے جلتے واقعات آبیاری شروع کر دیتے ہیں۔ پھر صدیوں بعد وہ خیالات مضبوط ہوتے ہوتے اور متضاد خیال کو روز بروز کمزور کرتے کرتے کسی زبردست ہاتھ سے مشہودی ارئی شکل اختیار کر کے طبائع عالم پر بتدریج غالب آتا ہے۔ چنانچہ دنیا نے کوئی انقلابی تحریک ایسی نہیں دیکھی جسنے ارتقاء کے طور پر پیدائش حاصل کی ہو اور پیدائش سے پہلے صدیوں تک مادر گیتی کے حمل میں نہ رہی ہو۔ الغرض یہ ارتقاء کے کارناموں کا تمیزی نشان یہ ہوتا ہے کہ جس بات نے اس کے ماتحت پیدا ہو کر آخر کار دنیا میں زبردست انقلاب پیدا کر دینا ہوتا ہے وہ صدیوں پہلے پیدا ہو کر ایک طرف آہستہ آہستہ اپنا سکہ طبائع عالم پر جما جاتی ہے اور جسکی بیخکنی اس نئے امر سے متصور ہوتی ہے۔ جن واقعات نے لوتھر اور کالون جیسے مصلحین فرنگستان میں پیدا کر دیئے اُن کا آغاز اگرچہ فتح قسطنطنیہ سے مانا گیا لیکن میری تحقیق میں اس کا اصلی سبب فتح قسطنطنیہ سے کئی صدیاں پہلے دنیا میں پیدا ہو چکا تھا۔ فتح قسطنطنیہ نے جن رومی اور یونانی علوم کو یورپ میں پہنچایا وہ اس قدیمی خیال کے موئدات تھے اس اصولی ریفارمیشن (اصلاح کلیسا) کا یہ تھا کہ امور دینیہ میں کسی خاص شخص کی رائے یا اجتہاد کی پرواہ نہ کیجائے۔ بلکہ ہر شخص کی رائے پر کلام الٰہی کو ترجیح دیجائے۔ رومن کیتھلک کلیسا پوپ کو پطرس کا جانشین قرار دیکر اس کے اجتہاد اور احکام پر چلنا عیسائیت کا اصول قرار دیتا تھا اور اس بات کی سخت ممانعت کرتا تھا کہ کتب مقدسہ کے معانی اور مطالب سے کوئی اور شخص واقف ہو اس کے مقابل لوتھر اور کالون نے ہر انسانی اجتہاد پر کلام الٰہی کو ترجیح دینے کے لئے تراجم اناجیل اور اس کے مطالب کو عام فہم کرنے پر زور دیا۔ اب امر تحقیق طلب یہ ہے کہ یہ خیال کہ امور خلیہ میں ہر امر متنازعہ پر شخصی اجتہاد کے مقابل کلام الٰہی کو ترجیح دیجائے یورپ میں کہاں سے پیدا ہوا۔ اسکو تجدید و ترویج علوم یونانی و رومی کی طرف منسوب کرنا اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جب اس لٹریچر میں یہ اصول کسی نہ کسی رنگ میں پایا جائے۔ لیکن امر مسلم ہے کہ یونانی و رومی علم اب زیادہ تر انھیں کے فہم و دماغ کا نتیجہ ہے کہ جن کے سامنے یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہوا۔ وہ تو بت پرست مشرک اقوام سے۔ تھے انھیں الٰہیات سے کوئی تعلق نہ تھا معقولات کے بیشک وہ بادشاہ تھے لیکن حق اللہ اور حق العباد کے معاملات ان کی نگاہ سے بہت ارفع تھے اس لئے امر زیر بحث کو ان کی طرف منسوب کرنا ایک بھاری مورخانہ غلطی ہے۔ کہ ان یونانی و رومی حکماء کے طریق استدلال نے علمی تحقیق کا ذوق سلیم یورپین دماغ میں پیدا کر کے اہل یورپ کی غاصبانہ حکومت سے آہستہ آہستہ متنفر کر دیا اور دیگر معاملات دینوی کی طرح امور مذہب میں بھی پوپ کے جوئے کے نیچے گردن رکھنے کی بجائے ہر ایک اہل الرائے کو خود غور و فکر کرنیکا شوق پیدا ہوا لیکن اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ شخصی اجتہاد کا دائرہ وسیع ہو جاتا۔ اور یورپ کے ماسوا اوروں کو بھی معاملات دینیہ میں رائے زنی کا حق حاصل ہوتا نہ یہ کہ کلام الٰہی کی تلاش اور تجسس ان معاملات میں پیدا ہوتی اور ہر مسئلہ میں کلام الٰہی کے الفاظ کو انسانی الفاظ پر ترجیح دیجاتی۔ یورپ کے مذہبی علم کلام میں یہ ایک نیا امر تھا اور اس کی اصل کو یونانی رومی حکما کی تحریریں تلاش کرنا ایک بے سود کوشش ہے ہم کیوں اسکو تجدید علوم یونانیہ کا ایک اتفاقی نتیجہ قرار دیں جس صورت میں یہ اصول انھیں الفاظ میں ہمیں اسلام کے ساتھ وابستہ نظر آتا۔ قرآن نے ہی کل کتب مقدسہ میں سب سے اول الٰہیات کے اس زریں اصول کو قائم کر کے کتاب اللہ کے احکام اور منشا کے آگے ہر انسانی اجتہاد کی گردن جھکا دی۔ اس اصول نے اندلس کی راہ سے یورپ میں اپنا راستہ پیدا کیا۔ اور اس اسلامی عقیدہ نے آخر کار یورپ کے کالونی احکام و اجتہاد پر الفاظ اناجیل اور ملفوظات مسیح کو ترجیح دینے کا خیال پیدا کر کے لوتھر جیسے دلوں میں لوتھرت بھی۔ پہلے مطالعہ انجیل اور ترجمہ انجیل کیطرف طبائع کو پھیر دیا۔ چنانچہ لوتھر کی اس تعلیم نے کہ الفاظ انجیل کو پوپ کے اجتہاد و احکام پر ترجیح ہونی چاہیئے لوتھر کو کلیسائے روما کے پادریوں سے محمدی کتا کہلایا کیونکہ کلیسا مذکور کے علم و یقین میں لوتھر کا یہ طریق عمل محمدی تعلیم (فردوہ الی اللہ والرسول) سے خارج تھا۔ یعنی امور متنازعہ میں تم کل انسانی اجتہادوں کو چھوڑ کر خدا اور اس کے رسول کے کلام کیطرف رجوع کرو۔ الغرض جن خیالات سے لوتھر کو پیدا کر کے اس سر پر مقبولیت عامہ کا تاج پہنایا وہ لوتھر سے ایک ہی صدی پہلے نہیں بلکہ کئی صدیوں پہلے اسلام کی یورپ میں آئے۔ ہاں تجدید علوم یونانیہ نے اس خیال کی آبیاری کی اور بالمقابل پوپ کی عظمت بھی ساتھ ہی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ اسی طرح ہندوستان میں توحید کا بیج اسلام نے بویا اور پھر آہستہ آہستہ یہ درخت بار آور ہوتا گیا دن بدن ایک طرف توحید زور پکڑتی گئی اور بت پرستی بالمقابل کمزور ہوتی گئی۔ راجہ رام موہن رائے اور کیشب چندر سین اس عمارت توحید کے مزدور تھے اور اسی کام کو کرنیوالا سوامی دیانند تھا۔ الغرض مسئلہ ارتقاء کے

KHILAFAT LIBRARY

پرستاروں کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ جس طرح اصلاح کن امور ایک مدت پہلے طبائع میں بیج کی طرح پیدا ہو کر آہستہ آہستہ اپنے کامل ظہور کیطرف قدم مارتے ہیں اور دن بدن ترقی کی شکل اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اسیطرح اصلاح طلب امور کیطرف سے طبیعتیں دن بدن متنفر ہوتی جاتی ہیں۔ گویا یہ دو متضاد امور بالمقابل معکوس رفتار چل کر آخر کار قطعیت پر بتدریج آجاتے ہیں۔ لیکن صاحب الصلوٰۃ والتحیاۃ کی تحریک توحید ان لوازمات ارتقاء سے بالکل جدا ہے۔ نہ آپ کی بعثت سے پہلے عرب میں یا دنیا میں بت پرستی کے خلاف کوئی خاص تحریک پیدا ہو کر آپ کی پیدائش ایک مضبوط ہوتی گئی نہ توحید کی حمایت میں کوئی خاص خیالات بتدریج ترقی کرتے گئے آنحضرت صلعم کی اصلاح تو اس صورت میں ارتقار کے ماتحت آسکتی ہے جب یہ امر ثابت ہو جائے کہ وہ توحید جو جناب موسیٰ یا جناب عیسیٰ کے تعلیم کی یا جو بنیاد آریہ سماج ویدمیں پائی جاتی تھی وہ تاریخ الہام سے دن بدن مضبوط ہوتی گئی۔ اور اُس کے مقابل شرک روز بروز کمزور ہوتا گیا ہو۔ لیکن معاملہ بالکل دگرگوں نظر آتا ہے۔ ہم کو تاریخ میں یہ پتہ لگتا ہے کہ اگرچہ مختلف رسلین علیہم السلام نے توحید کا سبق دیا لیکن دنیا نے اسے بہت جلد اُٹھا دیا اور جوں جوں اسلام کی پیدائش کے دن قریب آتے گئے شرک اپنا کامل تسلط دنیا پر بٹھاتا گیا۔ حتیٰ کہ نبی کریم کی بعثت پر چاروں طرف شرک ہی شرک نظر آتا تھا۔ بعثت نبوی سے سات صدی پہلے جناب مسیح نے ایک حصہ دنیا کو شرک کی نجاست سے پاک کرنا چاہا لیکن جوں ہی توحید کی یہ ندی یونان اور روما کے راستے یورپ کے بحر شرک میں داخل ہوئی اُسی وقت اُس ندی کا اس طرح نام و نشان مٹ گیا جسطرح بڑے سے بڑے دریا کا سمندر میں داخل ہو کر مٹ جاتا ہے۔ مسیح کے بعد ایک آدھ صدی تک تو عیسائیوں میں موحدین نظر آتے رہے لیکن آخر کار یونانی و رومی مشرکانہ خیالات نے عیسائیت کو اپنے رنگ میں رنگین کر دیا۔ جیوپیٹر اور ذی اوس کے پرستاروں نے بہ تبدیلی نام و مقام پرانی بت پرستی کو نئے قالب میں ڈھال دیا۔ جیوپیٹر کے تخت پر یسوع اور وینس کی کرسی پر مریم کو متمکن کیا اور اُن کے ماتحت جو جو دیوی دیوتا رومن اور یونانی مائی تھیولوجی میں مختلف جذبات و اشغال انسانی کی سرپرستی کے لیے پوجی جاتے تھے۔ ان کی جگہ کیتھلک کلیسا میں مختلف سینٹوں کو جگہ دی گئی

الغرض تمام کی تمام مائی تھیالوجی (مذہبی افسانہ جات) نے عیسائی لباس میں از سر نو ظہور کیا۔ گبن کا یہ مقولہ نہایت ہی نتیجہ خیز ہے کہ یورپ نے مسیح کو بہت جلد اس لئے قبول کیا کہ مشرک یورپ نے از سر نو اس خدا کو انسانوں میں چلتے پھرتے دیکھا کہ جس کی بابت اُن کے افسانے مملو تھے۔ وہ سنتے تھے کہ کسطرح قدیم سے قدیم زمانوں میں خدا جیوپیٹر اور ذی اوس کے نام پر انسانی سوسائٹی میں جلوہ افروز تھا۔ کسطرح وہ انسانوں کے ساتھ ملتا جلتا اور اُن کے معاملات میں دخل دیتا تھا اُن کی نگاہیں ایڈیا اور اڈوسی کے زمانہ کو از سر دیکھنا چاہتی تھیں اس لیے اُنھوں نے مسیح کے حالات کو سُنکر اُس قدیمی جیوپیٹر اور ذی اوس کے لباس میں آسمان سے نازل ہوتے دیکھا اور مسیح کو خدائی رنگ میں قبول کر لیا۔ ان مشرکانہ تعلیم کا ذمہ دار بڑی حد تک پولوس تھا جس نے اسرائیلیوں سے قطع نظر کر کے یونان میں مذہب کو ہر دلعزیز بنانے کے لیے یونانی خیالات میں عیسائیت کو رنگین کرنا چاہا۔ وہ توحید جسے مسیح لایا پھر مر گئی اور اس طرح عیسائیت کی مشرکانہ شکل بھی مشرک یورپ میں اس کی عظمت پھیلانے کا باعث ہوئی

الغرض جوں جوں آں حضرت صلعم کا زمانہ قریب ہوتا گیا توحید کا نقش دھندلا اور شرک کا منظر بین اور روشن ہوتا گیا۔ یہی حالت ہم ہندوستان میں اور اس کے مضافات میں دیکھتے ہیں۔ وید کی توحید نے جس شرک کو مٹانا چاہا کچھ عرصہ بعد وہ خود اس کا شکار ہو گئی۔ اگر وید والوں نے دریائے سندھ کو عبور کر کے اصلی باشندگان ہندوستان کی سرزمین پر قبضہ پالیا۔ تو قدیمی معبودوں نے ویدوالوں کے دلوں پر تسلط پایا۔ چنانچہ ترتیب وید کے کچھ بعد ہی وہ ابتدائی رنگ کی توحید جو وید منتروں میں بیان کی جاتی ہے عناصر پرستی میں بدل گئی اور شرک نے ڈیرا آلگایا۔ اگرچہ عارف بدھ کی پیدائش نے پھر چند صدیاں رفتار شرک کو دھیما کر دیا لیکن آخر کار انھیں خونخوار معبودوں نے جو ظہور وید سے پہلے اس ملک کے باشندگان پر حکمراں تھے از سر نو درگا اور کالی وغیرہ کی شکل میں ملک کا بہت سا حصہ فتح کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ بہت جلد وہ توحید کی دھندلی روشنی جو کسی قدر وید کے ذریعے ہند میں چمکی تھی فی الغور نابود ہو گئی اور ظلمت و کفر جہان میں اس قدر پھیل گئی کہ چار و نطرف تاریکی ہی تاریکی نظر آنے لگی۔ دنیا کا حال ایک تاریک ترین رات کیطرح ہو گیا کہ جس کے خاتمہ پر آفتاب کو بصد آب و تاب جلوہ گر ہونا تھا۔ ایسی حالتیں اگر آفتاب کے اسلام کے طلوع سے پہلے عرب میں توحید کی روشنی نے چمک دکھلائی تو وہ اُس روشنی کی طرح تھی جو شب دیجور کے خاتمہ پر صبح کاذب کے رنگ میں مطلع عالم پر پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جسطرح صبح کاذب کی روشنی ایک بے حقیقت چیز ہوتی ہے وہی حال اُن معدودے چند موحدین کا تھا جو آنحضرت صلعم سے ایک نسل پہلے عرب میں پیدا ہوئے۔ یہ موحدین تو اُس آفتاب صداقت سے پہلے بطور اہاص کے تھے کہ جسے عنقریب نکلکر کل دنیا کو منور کر دینا تھا تھیوری آف ایولیوشن کے ماتحت تو چاہیے تھا کہ بعثت نبوی سے مدتوں پہلے توحید مضبوط ہوتی جاتی اور شرک بالمقابل کمزور ہوتا جاتا۔ اور یہ دونوں امور بالمقابل معکوس رفتار پر چلکر قطعیت کا رنگ نبی عرب کے ہاتھ سے دیکھ لیتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے لہذا بت پرستی کی بیخ کنی میں اسلامی تحریک کسی نہج پر بھی ارتقاء کا نتیجہ نہیں ہو سکتی (وطن)

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے؟

نوٹ بکات - رائیں

KHILAFAT LIBRARY

اردو ہندی کا سوال اور اس کیلئے عملی مثال

آجکل برادران وطن اسبات پر حد سے زیادہ زور دے رہے ہیں کہ اُردو کی بجائے ہندی کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ ہم اس کے مخالف نہیں ہم دل وجان سے اس امر کے متمنی ہیں کہ ہمارے ہندو بھائی اپنے جائز ارادوں میں کامیاب اور بر آئیں ہوں مگر وہ کام یا خواہش جو کسی خاص گروہ کو نیچا دکھانے یا اس کے احساس کو صدمہ پہنچانے کے لئے ہو لاریب ایسے فعل سے جسقدر جلدی اجتناب اور کنارہ کشی اختیار کیجائے اتنا ہی اچھا ہے۔ ہندو صاحبان یا ہندو اخبارات کے ایڈیٹر جو چاہتے ہیں کہ اردو کی بجائے ہندی کا رواج ہونا چاہیئے اس کے لئے واجبی ہے کہ پہلے وہ اپنے اخبارات کو یکدم اردو سے ہندی میں کردیں اور اس کے بعد انہیں نہ صرف قدر عافیت ہی معلوم ہوجائیگی بلکہ اس سوال کی اہمیت اور معقولیت بھی آشکارہ ہوجائیگی۔ ہندی کا اخبار "آریہ پربھا" جو پرتی ندھی سبھا کے زیر اہتمام پہلے ہفتہ وار تھا مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد اپنی ہندی بھاشا کی غیر متناہی ہمدردی اور ہر دلعزیزی کے باعث ہفتہ وار سے ماہوار ہوگیا اور اب ماہواری درجنوں سے بھی ٹمٹماتا ہوا ناظرین کی مشتاق نگاہوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہونا چاہتا ہے کیا ہمارے ہندو دوست اس برتے پر اردو کی بجائے ہندی کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ ہندو صاحبان جو اپنے اخباروں کی توسیع اشاعت پر فخر کرتے ہیں صرف اردو کے طفیل اور پھر افسوس کی بات یہ ہے کہ اُردو کی جڑوں پر ہی کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔

ہمارا مذاق دن بدن بگڑ رہا ہے

ایک طرف مکتی فوج اور عیسائیت کے منادآہستہ آہستہ بھولے بھٹکے مسلمانوں کو ہم سے جدا کر رہے ہیں اور دوسری طرف شدھی سبھا ہمارے دور اُفتادہ بھائیوں کو ہم سے چھین رہی ہے مگر ہم ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آریہ اور مسیح اخبارات کو اُٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس میں ان کے دو اصول اعظم پاؤ گے (۱) اپنے دھرم کی خوبیاں خواہ وہ کسی صورت میں ہوں (۲) عوام کو ایک یا دوسرے رنگ میں اسلام سے بدظن کرنا خواہ وہ کسی طرح ہو۔ مگر ہم میں اس قدر قوت نہیں ہے کہ جو دفاع اور ڈیفنس کے لئے قلم اُٹھا سکیں۔ گویا ڈیفنس کے وقت ہمارے اخبار نویسوں کا قلم ٹوٹ جاتا ہے دوات پھوٹ جاتی ہے۔ اگر ہوگا تو کیا ایک یا دوسرے رنگ میں اپنے کسی ہم پیشہ اور ہم مذہب کی تعریفوں کے پل۔ اور وہ اس لئے دوسرے ہم پیشہ اخبار نویس کی تعریفوں کے پل نہیں باندھتا کہ وہ درحقیقت اُسے ایسا سمجھتا ہے۔ نہیں بلکہ محض اس لئے کہ آج جو میں اس کی تعریفوں کے پل باندھونگا تو کل وہ بھی مجھے بالش پر چڑھا دیگا ؛ ۶

من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو

اگر آج میں اسے حضرت لکھتا ہوں تو کل یہ مجھے قبلہ وکعبہ اور ہمہ صفت موصوف کے خطاب سے سرفراز کریگا۔ گویا ان کے نزدیک آجکل یہی مذہب کیمخدمت ہے۔ افسوس ہم کسقدر خوشامدوں اور تعریفوں کے بھوکے ہوگئے اللہ ہمارے حال پر رحم کرے ؛

ایک معزز غیر احمدی کا خط نور کے متعلق

کوئی ایسی ڈاک نہیں ہوتی ہوگی جس میں نور کے خریدار نور سے محبت کا ثبوت نہ دیتے ہوں مگر ہم عمداً ایسے خطوط کے اندراج سے احتراز کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات انسان اپنی تعریف سنکر جادۂ اعتدال سے دور چلا جاتا ہے۔ ہمیں خدا کے خوش کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر خدا خوش ہوجائے تو پھر ہم دین و دنیا میں منظور و منصور ہیں ہم اس خط کو بھی شاید درج نہ کرتے مگر فرستندہ نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم ضرور ان کے خط کو شائع کردیں جس سے دوسرے خریداروں کی رگ حمیت میں بھی جوش پیدا ہو۔ اور وہ اپنے قومی پرچہ کی دامی و دری مدد کو اپنا فرض فرضاں سمجھیں۔ اس لئے ہم اس نیک خیال کو مدنظر رکھکر ان کا یہ خط من وعن درج کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ناظرین نور سے یہ سفارش کرتے ہیں کہ آپ خط کو غور سے پڑھیں۔ اور اگر آپ سمجھیں کہ نور درحقیقت خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت میں کمربستہ ہے تو پھر آپکا فرض اولیں ہونا چاہیئے کہ آپ نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ بہرحال وہ خط یہ ہے۔

"مصدر لطف وکرم جناب ایڈیٹر صاحب نور دام نوازشکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکی اخبار 'نور' سے اس درماندہ دور اُفتادہ کو دلی ہمدردی ہے گو لطف قدمبوسی غائبانہ ہی اس کے معائنہ سے حاصل ہوتا ہے مگر ہر وقت ہی دلولہ و شوق پیدا ہوتا ہے۔ کہ پردۂ غیب سے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو سکے۔

واقعی اخبار نور عجیب شعاعیں نور کی دنیا میں چمکا رہا ہے۔ کہ صدہا گم گشتگان بادیہ ضلالت وجہالت اس کی رہبری سے منزل مقصود تک پہنچے وپہنچ رہے ہیں گو آفتاب عالم تاب ایک دنیا کو روشن ولورانی بنا رہا ہے مگر یہ نور اُس پر بھی فوقیت رکھتا ہے کہ نابینا ؤں کو بھی بینا بنا رہا ہے۔ سچ ہے ایں کار از تو آید مرداں چنیں کند۔ یکم مارچ ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں جو اپیل معاونت اشاعت پرچہ بحالات مفصل طبع ہوئی اس نے میرے دلپر سخت رنج والم ظاہر کیا۔ اور میں

مفصلہ ذیل خریدار پیدا کئے گئے براہ مہربانی ان کے نام علیحدہ علیحدہ پرچہ جاری فرمائیں - (۱) بھرتپور راجپوتانہ محلہ متھراوروازہ بخدمت جناب.....

خانصاحب .. .. - (۲) بھرتپور جناب ماسٹر .. .. صاحب ماسٹر ہائی اسکول - (۳) بھرتپور بخدمت ..... ٹھیکیدار انجینیری

افسوس ہم برادران اسلام پر کہ یہ ایک کم قیمت و بے بہا بضاعت پرچہ کو ہاتھ سے نکلنے دیتے ہیں اور کچھ توجہ نہیں فرماتے - میں سامی ہوں کہ کم از کم دس پندرہ **توخریدار میں تنہا فراہم کروں** - یہ خط بجنسہ طبع فرمادیں - شاید دوسروں پر کچھ اثر ہو و مگ حمیت حرکت میں آوے - مرسلہ (مولوی) محی الدین خاں رئیس جادرہ جائنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ بھرتپور

اس خط پر ہم کچھ حاشیہ چڑھانا نہیں چاہتے ناظرین خود اپنے فرض کو سمجھیں اگر مولوی محی الدین صاحب جیسے سو آدمی بھی نور کے بہی خواہ نکل آئیں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے

نومسلم حفاظت فنڈ کس حالت میں ہے

کہاں تو ہمارا یہ دعویٰ کہ ہم کل بنی نوع انسان کو ہمارے اسلام کی حلاوت سے بہرہ ور کام کرینگے۔

اور کہاں دوسری طرف یہ حالت کہ اس کی ترقی اور توسیع کے لیے جو فنڈ کھولا گیا ہے وہ کس مپرسی کے سبب سسکیاں لے رہا ہے۔ ہماری ہمسایہ قوم نے شدھی سبھا کے لئے دو ہزار کی اپیل کی جس کا نصف سے زیادہ روپیہ ہاتھوں ہاتھ جمع ہوگیا۔ اور دوسری طرف نومسلم حفاظت فنڈ میں باوجود گیارہ ماہ بار بار اپیل کرنے کے ابھی بصد مشکل ماہ ۱۳ر جمع ہوئے ہیں اور اگر ان میں سے عشہ ۱۰ اور عشہ ۱ روپیہ جو ہیں بعض احباب کرام نے نور کی توشیع اشاعت کیلئے بھیجے تھے مگر ہم نے اپنی ذاتی اغراض کو قربان کرکے وہ روپیہ بھی نومسلم حفاظت فنڈ میں جمع کر لیا تھا اگر ایسا نہ کرتے تو اس فنڈ میں شائد کچھ بھی نہ ہوتا تو اسوقت نومسلم حفاظت فنڈ میں صرف عشہ ۱۲ر ہوتے۔ ہمیں اس کے متعلق بار بار لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ مسلمان بھائی اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے آناً فاناً چار سو روپیہ جمع کر دینگے۔ مگر بڑی شدومد اور بار بار کی شمع خواشی اور اپیلوں کے ابھی صرف عشہ ۱۳ر ہی جمع ہوا ہے۔ افسوس ہمیں یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی اسی لئے ہم اور چھ ماہ انتظار کرینگے۔ اگر احباب کرام نے اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے چار سو روپیہ جمع کر دیا تو حسب وعدہ کام شروع کر دیا جائیگا۔ ورنہ یہ روپیہ واپس چندہ دھندگان کو بھیجدیا جاویگا۔ افسوس ایک طرف تو ہمارا یہ دعویٰ کہ ہم کل بنی نوع انسان کو چاہ ضلالت سے نکالکر اسلام کے نور ایمان سے مالا مال کر دینگے اور دوسری طرف سرد مہری ہے کہ اس عظیم الشان کام کے لئے باوجود گیارہ ماہ کی لگاتار کوشش کے چار سو روپیہ بھی جمع نہیں ہوا آہ افسوس۔

کچھ نومسلموں کی نسبت

گو یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جسطرح اسلام بنی نوع انسان کو مساوات دیتا ہے دنیا میں اور کوئی مذہب اس امر کا دعویدار نہیں ہے۔ عیسائیوں - یہودیوں - مجوسیوں اور آریوں وغیرہ کو اسلام نے اپنی گود میں لیکر ان سے ایسی محبت اور پریم کا برتاؤ کیا جو ان کے دیگر ہم مذہبوں کیلئے کشش کا موجب بنا۔ گرجا کی گھنٹی اور جے دیوی کے بجائے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہونے لگا۔ غرضیکہ مخلوق کشاں کشاں اسلام کے شیریں چشمہ کیطرف امڈی چلی آنے لگی تھوڑی ہی عرصہ میں قیصر کسری و چین - ایران - ہندوستان اور ہسپانیہ وغیرہ میں اسلام کا بچریرہ ہلنے لگا۔ آہ ایک غضب کی طاقت تھی جو مختلف لوگوں کو اپنے اندر جذب کرتی گئی۔ مگر آجکل ہم میں مساوات اور برادرانہ اخوت اور قوت جاذبہ عنقا ہو رہی ہے - ہاں اس کے بدلے غرض اور نفسا نفسی کام کر رہی ہے۔ مگر تبسر بھی بعض معاصرین یہ ڈینگ ہانک رہے ہیں کہ ہم میں مساوات ہے ہاں اسلام میں تو مساوات ضرور ہے مگر ہم میں ہرگز ہرگز نہیں اس کے پرکھنے کے لئے ہمارے پاس ایک کسوٹی ہے - جس سے ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ آیا یہ ہماری مساوات کا دعویٰ کہانتک سچ ہے۔ ودر کیوں جائیں "نو مسلموں" کے سوال کو لیں - اسلام اس امر کی نہایت زور و شور سے تعلیم دیتا ہے کہ جس نے کفر سے منہ پھیر کر توبہ کی کلمہ توحید پڑھا پھر اس کے بعد نومسلم اور جدی مسلم باہمی برابر ہیں اور دونوں میں سر مو فرق نہیں۔ مگر آجکل جب ہم عملی نقشہ دیکھتے ہیں تو مارے دہشت اور پریشانی کے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اول اسلام میں اگر جو نومسلم کے لئے سب سے ضروری بات ہے جس کی خاطر وہ اپنے خویش و اقربا سے منہ موڑ کر ہاں ہمیشہ کے لئے خیرباد کہکر اپنی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کو چھوڑ کر ہاں ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر پیارے اسلام میں داخل ہوتا ہے اس کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا یعنی قرآن شریف کی تعلیم جب بندہ مشرف با اسلام ہوا تو مجھے بھی انہی تجربہ سے گذرنا پڑا - تقریباً ایک سال تک میرے لئے قرآن شریف پڑھانے کا کوئی انتظام نہ کیا گیا جس سے مجھے سخت پریشانی اور بیچینی سے مقابلہ کرنا پڑا - آخر ایکروز میں نے قبلہ حضرت مولوی شیر علیصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے صاف بغیر کسی لومۃ لائم اور خوف کے یہ کہدیا کہ اگر آپ قرآن شریف پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ آپ مجھے رخصت کر دیں کیونکہ میں کسی دنیوی خواہش و حرص کے بدلے تو مسلمان ہوا نہیں اور نہ ہی میں گھر بار سے نکالا ہوا ہوں - میری صاف گوئی حضرت قبلہ مولوی شیر علیصاحب کو دل لگی اور انہوں نے بہت جلد سکول سے قرآن شریف پڑھنے کے لئے

میرا کچھ وقت خالی کرادیا جزاک اللہ احسن الجزاء میرا خیال ہے کہ اس تلخ تجربہ سے قریب قریب ہر ایک نومسلم کو گذرنا پڑتا ہوگا۔ میں مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت عاجزی مگر زور کے ساتھ یہ اپیل کرونگا کہ وہ خدا کے لئے نومسلموں کے واسطے کوئی مدرسہ بنادیں جس میں وہ کچھ عرصہ رہکر اسلامی تعلیم سے متمتع ہوسکیں اور ایسے مدرسہ سے جو نومسلم تعلیم سے فارغ ہوکر نکلیگا وہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا ایک پرجوش اور بہادر سپاہی ہوگا۔ آپ قلیل خرچ سے بے پایاں دین و دنیا کا نفع حاصل کرسکتے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ ہم نے کس درد اور قلق کو لیکر یہ سطور لکھی ہیں اللہ ہمارے حال پر رحم کرے اور ہم اپنے فرض کو سمجھیں ؎

جھٹکا اور ذبیحہ کا جھگڑا

آجکل سکھ صاحبان شد و مد سے اس بحث میں حصہ لے رہے ہیں ہیں کہ جسطرح ذبیحہ عام طور پر سربازار بکتا ہے اسیطرح جھٹکا بھی شارع عام میں فروخت ہوا کرے جہانتک مذہبی آزادی کا سوال ہے ہم اس امر کے حق میں ہیں کہ مسلمانوں کی طرح سکھوں کو بھی برسر عام جھٹکا فروخت کرنے کی اجازت ہونی چاہیے مگر جس طرز سے سکھ پریس اسپر بحث کررہا ہے وہ ایک حد تک معقولیت سے دور ہے۔ مذہبی آزادی بھی تبھی جائز و روا ہوسکتی ہے جب اس دھرم کے نیم یا اصول اس کے حامی ہوں۔ اگر مسلمان ذبیحہ کھاتے یا فروخت کرتے ہیں تو وہ کسی اندھی تقلید کے پیرو نہیں بلکہ ان کا پیارا قرآن شریف جو روحانیت و شریعت کے ہر پہلو سے اکمل ہے ذبیحہ کیلئے صریح اور بدیہہ حکم دیتا ہے اسیطرح سکھ صاحبان کو بھی چاہیے کہ وہ شری گرو گرنتھ صاحب سے جھٹکا کے جواز کے لئے اپنے گرو صاحبان کے صریح احکام نکالکر زیر بحث مسئلہ پر قلم اٹھائیں یہ ایک امن کی راہ ہے اسپر کسی دانشمند کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہیں رہیگی امید ہے کہ ہمعصر لائل گزٹ شری گرو گرنتھ صاحب سے جھٹکا کے جواز کے لئے متعدد شلوک نکالکر سکھوں کی مذہبی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے زبردست پروٹسٹ کریگا۔

افغان کی شرافت اور "ہندوستان" کی آفت

پشاور کے معاملہ فہم ہمعصر افغان نے مقامی ہولی کے متعلق لکھتے ہوئے

ہندو صاحبان کی بعض بے اعتدالیوں کیطرف ان کی توجہ کو کھینچا کہ بعض ہولی کے شوقین مسجدوں کے آگے کھڑے ہوکر ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہوئے گانا گاتے اور باجا بجاتے تھے جو مسجد میں آنے جانے والے لوگوں اور نمازیوں کے لئے ایک گونہ تکلیف کا موجب تھا۔ اور ہولی کے شوقین بلاتفریق جائز و ناجائز ہر کہ و مہ پر رنگ اچھالتے تھے۔ حتی کہ خانصاحب محمد اکبر خاں انسپکٹر پولیس کی وردی سر سے پاؤں تک ہولی کے رنگ میں لتھ پتھ تھی۔ ہندو صاحبان کو چاہیے کہ وہ اپنے تیوہاروں میں خاص احتیاط سے کام لیا کریں۔" اب اس سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ایڈیٹر افغان کی یہ تحریر سراپا ناصحانہ تھی۔ مگر برادران وطن جنہیں مسلمانوں کی اچھی سے اچھی بات بھی ایک آنکھ نہیں بھاتی وہ بھلا کب اس سراپا خیر خواہی اور ناصحانہ بات کے سننے کی تاب لاسکتے تھے ہندوستان کے ہوشیلے ایڈیٹر نے پیچ و تاب کھاکر اسپر ایک سمویا ہوا نوٹ لکھا ہے:- کہ ایڈیٹر افغان شرارت پھیلاتا ہے۔ اب بھلا کوئی ہندوؤں کے اس نئے ہمدرد سے پوچھے کہ اگر کسی کو اس کی بے اعتدالیوں سے منع کرکے امن عامہ کی تلقین کرنا آپکے ذہن رسا میں شرارت پھیلانا ہے تو سر آغا خان اور مسلمانوں کے دیگر واجب الاحترام لیڈروں کی شان میں نحش کلامی سے کام لینا کہاں کا امن عامہ کا وعظ ہے۔ مگر سچ ہے معترض کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آیا کرتا۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق ایک سوال

ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا جاوے ہم اسکا فیصلہ نور کے ناظرین پر ہی چھوڑتے ہیں ہمیں اردو کا ترجمہ دینے میں کچھ بھی تکلیف نہیں ہے صرف سوال اتنا ہے کہ اردو کے ترجمہ ساتھ دینے سے خرچ ڈبل ہوجائیگا اور حالانکہ قرآن کریم کے گورمکھی ترجمہ کے لئے بھی ابھی تک برائے نام رقم جمع ہوئی ہے۔ دریں صورت گورمکھی ترجمہ کے ساتھ اردو ترجمہ کا دینا بظاہر مشکل نظر آرہا ہے۔ اس کے متعلق نور کے ناظرین اپنی آراء سے مطلع فرمادیں۔

KHILAFAT LIBRARY-

توکل علی اللہ قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ شروع کردیا ہے

توکل علی اللہ ہم نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ شروع کردیا ہے پہلے متن اس کے نیچے گورمکھی الفاظ میں لفظی ترجمہ اور اس کے نیچے مناسب شرح گو بظاہر قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے لئے سوائے چند ایک خیر خواہان ملت کے اور کسی نے اسطرف تاحال توجہ نہیں فرمائی مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ کام ایک نہایت ضروری اور اہم ترین کام ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے کلام کو اپنے وطنی بھائیوں کے کانوں تک پہنچانا ہمارا فرض فرضان ہے۔ اگرچہ میری آنکھوں میں ابھی کچھ کمزوری موجود ہے اور نہ ہی سوائے چند ایک کے اوروں کی طرف سے اس کے متعلق ہوصلہ افزا آواز آئی مگر ہم اس کام کو اپنا فرض اولیٰ سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ گو بظاہر اسوقت اس سراپا کار خیر کے لئے ہمارے بھائیوں میں

KHILAFAT LIBRARY

بہت کم احساس ہے۔ مگر وہ وقت آنیوالا ہے جب مسلمان اس سوال کی اہمیت کو محسوس کرینگے۔ اور ہم نے کسی خاص گروہ یا شخص پر بھروسہ کرکے یہ کام شروع نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنا اسلام میں شرک ہے ہمارا تمام بھروسہ۔ ذریعہ اور سہارا وہی قادر مطلق ہے جس کے پیارے کلام کو ہم نے اوروں تک پہنچانے کا تہیہ کرلیا ہے وہ خود ہماری یاوری اور مدد کریگا ؎

خدا خود میشوو ناصر اگر ہمت شود پیدا

سکھوں کی نظر میں مسٹر میکالف صاحب کی تصانیف کی معقولیت

مسٹر میکالف جنہوں نے اپنی چند تصانیف میں سکھ دھرم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان کی تصانیف کو پڑھ کر فوراً آدمی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مسٹر میکالف نے سکھ ازم کو مسلمانوں اور ہندوؤں سے علیحدہ رکھنے کی کوشش فرمائی ہے اگرچہ اپنی تصانیف میں ایک جگہ مسٹر میکالف کو مجبوراً یہ لکھنا پڑا ہے کہ اگر بابا نانک کے عہد کے واقعات سے یہ پتہ لگایا جاوے کہ بابا نانک کو لوگ کس مسلک کی طرف منسوب کرتے تھے تو اس کے متعلق ۷۰ فیصدی شہادتیں ہندوستان کے اجنبی مذہب کے حق میں ملتی ہیں" مگر پھر بھی مسٹر میکالف نے اپنی تصنیف کے دیباچہ میں خصوصیت سے اس امر کی کوشش کی ہے کہ سکھوں کو مسلمانوں سے الگ رکھنے کے لئے کافی سے زیادہ مصالحہ بہم پہنچایا جاوے۔ اگر عمر نے وفا کی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب سکھوں کی مستند کتب سے اس کا پیدٹ کرینگے جس سے مسٹر میکالف کی تحریر کی معقولیت عیاں ہو جائیگی۔ مسٹر میکالف نے اپنی تصنیف میں جو شری گرو گرنتھ صاحب میں بھگتوں کا ذکر ہے اس پر جو ان کی سوانح یا حال و قال پر روشنی ڈالی ہے بھائی نہال سنگھ سوری نے خالصہ سماچار ۱۱ مارچ ۱۹۱۱ء گرنتھ کے حوالہ سے اس کے برخلاف پروٹسٹ کیا ہے اور بتلایا کہ جو رائے مسٹر میکالف نے بھگت رامدیو۔ کبیر۔ جے دیو۔ تریلوچن رودا س وغیرہ کے متعلق اپنی تصنیف میں ظاہر فرمائی ہے وہ بھگتوں کے اپنے اقوال کے متضاد ہے۔ دیکھیں اب مسٹر میکالف اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سوامی دیانند

مہاشہ دھرپال اپنے مارچ کے اندر میں تحریر فرماتے ہیں

"اب ہم رشی دیانند کی پرانی ستیارتھ پرکاش کو شائع کرکے اس مضمون پر قلم اٹھائینگے کہ دراصل رشی دیانند کی زندگی کا مقصد کیا تھا۔ جسطرح ہم نے ویدوں کے پرچار کے بارے میں اپنے پہلے سلسلہ مضامین کو کمال نڈرتا سے اختتام تک پہنچایا اور کسی آریہ سماج یا آریہ سماجی کی ناراضگی کی اتنی بھی پرواہ نہیں کی جتنی کہ ایک جنٹلمین پھٹی ہوئی جوتی کے پرانے تلوے کی پرواہ کرتا ہو۔ اسی طرح اب ہم ستیارتھ پرکاش کے شائع کئے جانے کے بعد اس مضمون پر قلم اٹھائینگے کہ دراصل سوامی دیانند کی زندگی کا وہی مقصد تھا جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر رسول عربی حضرت محمد صاحب کی زندگی کا مقصد تھا یعنی بنی نوع انسان کے تمام تفرقات کو مٹا کر ان کو ایک عالمگیر اخوت کی لڑی میں پرونا اور توحید کے جھنڈے تلے لانا۔ اخوت اور توحید حضرت محمدؐ کی زندگی کی کلید تھی۔ اخوت اور توحید ہی اسلام کے دو جلالی اور جمالی نشان ہیں۔ اگر اخوت اور توحید رشی دیانند کی زندگی کی جانچ تھی فرق صرف اس قدر ہے کہ اسلام میں اخوت اور توحید اس وقت تک زندہ لیکن آریہ سماج میں سوامی دیانند کے ساتھ اخوت اور توحید کا خاتمہ ہو گیا۔ .... ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اگر دیانند اپنے زمانہ کا رشی تھا تو حضرت محمد صاحب اپنے زمانہ کے مہرشی تھے۔ اگر دیانند یوگی تھا تو حضرت محمد صاحب مہایوگی تھے۔ گو بعض صفات حسنہ میں حضرت محمد صاحب کا مرتبہ رشی دیانند سے بالاتر ہے لیکن علمیت کے لحاظ سے رشی دیانند کا مرتبہ حضرت محمد صاحب سے بلند ہے۔ مگر باوجود اُمی ہونے کے حضرت محمد صاحب نے دنیا میں اخوت و توحید کا جو عظیم الشان دریا بہایا اس کے مقابلہ میں رشی دیانند جیسے عالم باکمال کا اخوت و توحید کا کام ابھی تک ایک برساتی چھپڑ سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوا۔ چونکہ ہم آریہ سماج کی کمزوریوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں ہماری اتنی سی بات پر کثرت سے آریہ سماجی کپڑوں سے باہر ہو رہے ہیں اور ان کی طرف سے دو ماہ میں ہمارے پاس اس قدر خطوط فحش گالیوں اور دھمکیوں سے لبریز آئے اور آرہے ہیں کہ اس قدر خط مسلمانوں کی طرف سے گذشتہ نو سال میں بھی ہمارے پاس نہیں آئے ہونگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجیوں میں مسلمانوں کی نسبت جمادی سپرٹ زیادہ ہے"

پنڈت دیانند اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کے ساتھ مقابلہ کے لفظ کو سنکر کوئی مسلمان ہرگز ہرگز خوش نہیں ہو سکتا۔ دونوں کے کام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بدو و وحشی جاہل جیوانے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیا۔ تو دوسری طرف پنڈت دیانند نے اُنیسویں صدی میں پہنچ کر جبکہ ہر طرف سے تہذیب تہذیب کی آواز آرہی تھی جو تعلیم اپنے پیروؤں کو دی وہ اظہر من الشمس ہے ؎

یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

مگر نزک اسلام اور نخل اسلام کے مصنف کے قلم سے ایسے الفاظ کا نکلنا کچھ کم قابل تعجب نہیں۔ کیوں سچ تو سچ ہی ہے جھوٹ بھوٹ کر نکلتا ہے۔ بہرحال اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آجائے تو اُسے بھولا ہوا نہیں کہنا چاہیئے۔

KHILAFAT LIBRARY

مسٹر چارلے عبداللہ بن گیا

ڈاکٹر شیخ کلن صاحب بھرتپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک شخص عیسائی مسٹر چارلے نامی عمر تخمیناً ۲۳ سال، جو مذہب حقہ کی تلاش میں عرصہ سے مصروف تھے

. . . جامع مسجد بھرتپور بدست حافظ محمد حیات صاحب مشرف باسلام ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

ایک بزرگ کی جدائی

مولوی محمد غوث صاحب متولی مسجد چنیاں لاہور

۲۹ مارچ سنہ حال ۱۰ بجے رات بروز جمعہ چند روز بیمار رہکر بعمر ۸۲ سال سفر آخرت اختیار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم چار نرینہ اولاد چھوڑ گئے ہیں۔ . . . حافظ مظفر الدین صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس اور منشی عبدالحق صاحب مالک رفاہ عام سٹیم پریس اور دو اور جوان لڑکے ہیں۔ مرحوم فرشتہ خصلت اور گوشہ نشین منش تھے ان کے دو حقین کو جنہیں اس حادثہ جانفرسا سے دنیا اندھیر ہوگئی ہوگی رسمی طور پر صبر جمیل کی تلقین کرنا گویا فطرت انسانی کے مقتضیات کا خون کرنا ہے مگر ہم مسلمانوں کے لئے جنکا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ مشیت ایزدی کے آگے سر تسلیم خم کریں بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ایسے موقعہ پر ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کو اپنے زخمی جگر کا پھایا بنائیں اس خیال سے ہم دعا کرتے ہیں کہ جناب باری حافظ مظفر الدین و منشی عبدالحق صاحبان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

راجہ رام موہن رائے نے توحید کی تعلیم کہاں حاصل کی

بقلم نیر اعظم (مراد آباد)

مسلمان مولویوں کی صحبت اور قرآن کے پڑھنے سے رام موہن رائے کے اندر سے بت پرستی سے بشواس چلا گیا بچپن میں یہ پہلے اپنے پتا کیطرح بیشنو مت رکھتے تھے اور اُن کے گھر میں رادھا گوبند کی جو مورتیاں تھیں اُن کی پوجا بھی کرتے تھے۔ رام موہن رائے کی بنگالی زبان میں جیون چرتر کے لیکھک شری یت نگیندناتھ چٹرجی پرچارک سادھارن برہم سماج لکھتے ہیں :-

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں قرآن پڑھنے کے لئے مسلمان مولوی کے تعلق میں آنے سے اُن کے دل میں ایک ایشوری پوجا کا بھاؤ پیدا ہوا صوفیوں کی کتابیں بھی وہ بہت شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ شوق اُن میں ساری عمر میں موجود رہا۔ بڑی عمر میں وہ دیوان حافظ۔ مولانا روم اور شمس تبریز وغیرہ صوفی شاعروں کے اشعار کو بہت جوش کے ساتھ دوہرایا کرتے تھے (چیونت) صرف راجہ رام موہن رائے پر ہی منحصر نہیں بلکہ جسقدر موحد قومیں ہیں ان سب نے توحید کا عقیدہ اسلام سے حاصل کیا ہے

افغانستان کے مسلمانونکا پیار اور ہندوستانی سماجی بھائیونکا اظہار

بقول نیر اعظم (مراد آباد)

حضرت سراج الملتہ والدین ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خاں دام ملکہ فرمانروائے کابل کی تحریک پر عام رعایائے افغانستان کے ساتھ وہاں کے ہندو بھائیوں نے بھی مظلومان طرابلس الغرب کی اعانت میں جو چندہ دیا اُسکو ہندوستانی سماجی پرچوں نے جبراً وصول کرنے سے تعبیر کیا ہے۔ کابل کا واحد اخبار "سراج الاخبار" اس امر پر لکھتا ہے کہ ہم نے آریہ سماجی کا نام تواب ہی سنا ہے معلوم نہیں کہ وہ کس عقیدہ اور منش کے لوگ ہیں لیکن اسبات کو ہم بوثوق کہتے ہیں کہ ہمارے بادشاہ والا جاہ فرمانروائے افغانستان نے اپنی رعایا سے یہ اعانتی چندہ جبراً نہیں لیا ہاں رعایا نے اپنی بادشاہ کی خاطرداری سے یا پاس انسانیت سے جو کچھ زیادہ قبول کر لیا گیا۔ افغانستان کے ہندو مسلمان شیر و شکر کیطرح ملے اور بھائی بھائی بنکر زندگی بسر کرتے ہیں سلطنت کے بہت سے ذمہ داری کے عہدوں پر ہندو مامور ہیں۔ عام درباروں میں ان کا درباری لباس بالکل مسلمانوں کا سا ہوتا ہے۔ صرف پگڑی کا رنگ زرد ہوتا ہے اور یہ امتیازی علامت ہے۔ خود ہز مجسٹی امیر کے خدمتگار و مکیں ہندو پانی پلانے والے باورچی اور خانساماں موجود ہیں جو معزز اہل ہنود مہمانوں کے لئے رکھے گئے ہیں سلطنت میں صرافی اور خزانچی گری کا کام جو ایک اہم تجارتی شعبہ ہے بالکل ہندو بھائیوں کے ہاتھ میں ہماری حکومت ملکی حقوق میں ہندو مسلمانوں کو مساوی رکھتی ہے کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ ہز مجسٹی ضیاء الملتہ والدین اپنے ملک کے ہندو مسلمانوں میں اختلاف و نزاع کیا پسند کرینگے۔ جبکہ وہ ہندوستان کے مسلمان اور ہندو کا نفاق بنظر افسوس دیکھتے اور اس کے مٹجانے کے بدل متمنی ہیں۔ اور جلالتمآب کے دوران سیاحت ہندوستان میں قربانی گاؤ کی ممانعت کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ہندو قوم کے احساسات کا کسقدر پاس کرتے ہیں۔ اگر اسپر بھی آریہ اخبارات ہز مجسٹی کو ظالم و جابر قرار دیں تو ان کی پاک سیرتی کے سوا کیا ہے"

کاش ہندوستان میں بھی ہندو مسلمانوں کا باہمی ایسا ہی محبت و پیار ہو اور وہ ایک دوسرے کی رنج و راحت کو اپنا رنج و راحت سمجھنے لگیں آج سے کچھ عرصہ پہلے ہندو مسلمانوں کے تعلقات باہمی بہت ہی اچھے اور برادرانہ تھے جا بجا تاریخ شہادت دیتی ہے مسلمان ہمیشہ سے اس امر کے متمنی رہے ہیں کہ ہندو صاحبان ہر شعبہ اور ہر ترقی میں ہمارے دوش بدوش اور پہلو بہ پہلو نظر آئیں سلاطین مغلیہ کے عہد میں مالی افسر عموماً ہندو ہوتے تھے اور تو اور فوجی افسروں کے ممتاز عہدے بھی اکثر ہندو صاحبان کی نذر رہے ہیں شہنشاہ اکبر کی روش اور طرز عمل کو دیکھئے جس نے

KHUDAI KHAT LIBRARY

ہندوستان میں مکتی فوج کا کام

(مسلمانوں کی خاص توجہ کے قابل)

پیارے ناظرین گذشتہ پرچہ میں ہم نے بائیبل سوسائیٹوں کے کام کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو اس عظیم مشن کا ایک نمونہ دکھایا تھا جو کہ عیسائی لوگ اپنی ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشنوں اور ٹریکٹ سوسائیٹوں کے ذریعے کر رہے ہیں۔ آج ہم عیسائیوں کی سب سے نئی لیکن سب سے بہتر اور جلد کام کرنیوالی سوسائٹی کا مختصر کام آپکے سامنے رکھنے کی کوشش کرینگے ہمارا مطلب مکتی فوج سے ہے یہ لوگ ہیں جو کہ فقراء اور سادھوؤں کے بھیس میں بھوے بھائے لوگوں کو اپنے صوفیانہ کپڑوں سے گردیدہ کر کے لوگوں کو مسیح کی بھیڑوں کے گلے میں شامل کر رہے ہیں۔

مکتی فوج کی بنیاد ایک شخص جنرل بوتھ نے ۴۳ سال گذرے ڈالی تھی اس سوسائٹی کے مشنری اپنے آپ کو کرنیل کہا کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ میدان کارزار کے نہیں بلکہ میدان مذہب کے سپاہی ہیں وہ اپنے مذہب کو ایک فتحمند مذہب بنانے کے لئے سپاہیوں کی مانند لڑ رہے ہیں۔ مکتی فوج کے کرنیل اور جنرل تمام دنیا میں پھیلے ہوے ہیں وہ نہ صرف امریکہ۔ انگلستان اور اُس کی بستیوں میں ہی بلکہ امریکہ کی وحشی قوموں اور ہندوستان میں نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں مکتی فوج کے مرکز

ہندوستان اور سیلون کے لئے سب سے بڑا افسر کمشنر فقیر سنگھ اور ڈپٹی (بوتھ ٹکر) ہے جس کا صدر مقام شملہ میں ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں ان کے سات مرکز ہیں اور ان مرکزوں کیلئے علیحدہ علیحدہ افسر مقرر ہیں جنکو کرنیل کہتے ہیں وہ مرکز یہ ہیں۔ (۱) بمبئی گجرات اور مغربی ہندوستان کے لئے کرنیل سکھا سنگھ اور ڈپٹی (ہلورس) مقرر ہیں ان کا صدر مقام بمبئی ہے (۲) مدراس اور جنوبی ہند کیلئے کرنیل نورانی (کیس) صدر مقام مدراس (۳) سیلون لفٹنٹ کرنیل گروسنگھ اور ڈپٹی (میرس) صدر مقام کولمبو (۴) مدراس اور تیلگو کے لئے لفٹنٹ کرنیل یسوع رتنام اور پوراماٹی (سٹیونس) صدر مقام مدراس (۵) مہاراشٹر بریگیڈیر ویالی (وان ڈیروکن) صدر مقام پونہ (۶) پنجاب لفٹنٹ کرنیل ایمان سنگھ اور ایمان بائی صدر مقام فیروزپور روڈ لاہور (۷) اضلاع متحدہ بریگیڈیر ولیری سنگھ اور ستیا بائی صدر مقام بریلی۔

ہندوستان میں مکتی فوج کو اپنا کام شروع کئے ۲۸ ½ سال کے قریب گذر گئے ہیں مکتی فوج کے پہلے چار واعظین ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو بمبئی میں پہنچے تھے۔

ہندوستان اور سیلون میں کام

مکتی فوج کے واعظ مختلف طرح سے اپنا کام کرتے ہیں۔ خاص مرد اور زن واعظین کے علاوہ جو کہ گاؤں گانوں اور شہر شہر میں پھر کر انجیل کی منادی کرتے ہیں دیہات میں ان کے سکول ہیں جہانکہ بچوں کو علاوہ دنیاوی تعلیم کے عیسائی مذہب کی تعلیم دیجاتی ہے ان کے اپنے بینک ہیں صنعت وحرفت کے کارخانے ہیں۔ جولاہوں کے واسطے کھڈیاں ہیں ریشم کے کارخانہ ہیں۔ غرضیکہ آپ کو ان کے کام کی وسعت کہانتک بتائیں انھوں نے ہندوستان کے لوگوں تک عیسائی مذہب کا پیغام پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ذیل کے ہندسوں سے آپ کو ہندوستان میں مکتی فوج کے کام کا کچھ پتہ لگ سکیگا۔

نام	تعداد
یورپین اور امریکن مشنری	۱۹۰
ہندوستانی اور سیلونی افسر	۲۰۷۳
کل یورپین اور ہندوستانی کام کرنیوالے	۲۲۶۳
مقام اور چھاؤنیاں جہاں کام ہوتا ہے	۲۵۷۴
اطرافی مرکز	۷
صوبوں کی تعداد جہاں کام ہو رہا ہے	۱۳
کتنی زبانوں میں کام ہو رہا ہے۔	۱۲
دیہات میں ان کے مدرسے	۴۰۹
ان مدرسوں میں لڑکوں کی تعداد	۹۴۱۲
بچوں کے لئے صنعت وحرفت کے سکول	۲۰
صنعت وحرفت کے سکولوں میں رہنے والوں کی تعداد	۱۰۰۰
جرائم پیشہ اقوام کے لئے زراعتی اور صنعتی بستیاں	
ان بستیوں میں کل افراد	۳۴۰۰
کاشت کی بستیاں	۵
مزروعہ زمین	۱۱- ایکڑ
لڑکیوں کے سکول	۴
ان سکولوں میں لڑکیوں کی تعداد	۱۰۰
یورپینوں کے لئے صنعتی کارخانے	۱
سول۔ بحری اور ملٹری ہوم	۳
جلاہوں کے واسطے سکول اور کارخانے	۱
ان سکولوں میں کام کرنیوالوں کی کھڈیاں	۱۳۰
ہسپتال	۱۶
ڈسپنسریاں	۴۸
دیہاتی بینک	۲۰
مرکزی بینک	۱
ریشم کے کارخانے	۴
کل سوشیل انسٹی ٹیوشن	۸۱
ان انسٹی ٹیوشنوں میں آدمیوں کی تعداد	۳۹۸۰

اتنا بھاری کام صرف مکتی فوج ہندوستان اور سیلون میں کر رہی ہے۔ مکتی فوج کا کام صرف ایک جگہ پر ٹھہرا ہوا نہیں ہے بلکہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے تین سال کے عرصے میں یعنی اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء سے لیکر دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء تک مکتی فوج نے نمایاں اور حیرت انگیز ترقی کی ہے اس تین سال کے عرصے میں یورپین کام کرنیوالوں کی تعداد میں ۱۰۰ کی زیادتی ہوئی ہے۔ کل افسروں اور ملازموں میں دس فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ کام کرنے کی جگہوں اور چھاؤنیوں میں ۲۰ فیصدی زیادتی

ہوئی ہے۔ سوشل انسٹی ٹیوشن ۱۷۵۰ ہو گئے ہیں اور ان میں رہنے والوں کی تعداد ۱۱۰۰ سے ۳۹۰۰ ہو گئی ہے۔ اس تین سال کے عرصہ میں جرائم پیشہ اور پہاڑی لوگوں میں کام کرنے کا نیا کام کھولا گیا ہے۔ ہندوستان کے ایک کروڑ دس لاکھ جولاہوں کے لئے ایک بافندوں کا سکول اور ہینڈلوم فیکٹری کھولی گئی ہے۔ ۴ ریشم کے کارخانہ کھولے گئے ہیں جن میں سے قریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا مال فروخت کیا گیا ہے۔ بمبئی۔ پونا۔ لاہور۔ شملہ۔ گجرات اور کولمبو وغیرہ میں ۴۰۰۰۰ روپیہ کی جائداد خریدی گئی ہے دیہات میں قریباً ۲۵۰ سکول ہال بنائے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک پر ۵۰ سے لیکر سات سو روپیہ تک خرچ ہوا ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ گاؤں کے گاؤں عیسائی ہو گئے۔ مکتی فوج کے تعلیمی سکرٹری نے اپنے صرف ۸ ہفتہ کے دورہ میں سات سو آدمیوں کو عیسائی بنایا۔ تھوڑے عرصہ کے دورہ میں سو سے ہزار تک آدمی عیسائی مذہب کو اختیار کرتے ہیں لوگوں نے اپنے مندر تک ہمارے حوالے کر دئے ہیں۔"

یہ تو مسیحی صاحبان کا کام ہے اس کے مقابلہ میں جب ہم اپنے کاموں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ندامت کے ساتھ سر نیچا کرنا پڑتا ہے۔ جس ترقی کے میدان میں عیسائی صاحبان بگ ٹٹ دوڑ رہے ہیں اسطرف ابھی ہم نے چلنا تو کجا رینگنا بھی شروع نہیں کیا۔ ترقی اور اشاعت اسلام کا ہمیں اتنا بھی فکر نہیں جتنا کہ ایک طالب علم کو اپنے سبق کا فکر ہوتا ہے۔ ہماری انجمنوں نے تو اپنی انسٹی ٹیوشنوں کو ہی اپنا نجات دہندہ سمجھ لیا ہے۔ آجکل اگر ہماری قوت متخیلہ اپنے وہم میں ترقی کے کسی خاص نکتہ یا انتہائی پوائنٹ پر رسائی کرتی ہے تو وہ صرف یہی کہ ہم ایک یا دوسرے خیال کو مدنظر رکھ کر اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو ایک یا دوسرے رنگ میں فیشن کی انتہائی خوبصورتی تک پہنچا دیں اور بس حالانکہ ہم یہ ایک اور ایک دو کی طرح محسوس کر رہے ہیں اور روز روشن کیطرح دیکھ رہے ہیں کہ اگر ایکطرف عیسائیت ہمارے رورا فتادہ بھائیوں کو اپنے گلے لگا رہی ہے تو دوسری طرف شدھی سبھا ہمارے گوشت کے پوست کو ہم سے الگ کر رہی ہے مگر ہم ہیں کہ اس فرض اولیٰ سے آنکھیں موند کر صرف اپنے انسٹی ٹیوشنوں کی توسیع اور ترقی اشاعت میں غرق ہیں آجتک ہندوستان کی کسی اسلامی انجمن نے کوئی ایسے واعظین مقرر نہیں کئے جو ہندوستان کے مختلف کونوں میں جاکر بھولے بھٹکے مسلمانوں کو شدھی سبھا کے چنگل اور عیسائیت کے پنجہ سے آزاد کرائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسوقت ہماری سچی اور بے لاگ باتیں بعض نازک طبع انسانوں کو بری لگیں مگر ایک وقت آنیوالا ہے جب ہم اس سوال کی اہمیت کو سختی سے محسوس کرینگے

KHILAFAT LIBRARY

استری رکھشک گنٹکا

جب آپ اپنی گرگی یا ہمسایہ مستورات میں کوئی بیماری تمیں یا سنیں تو فوراً استری رکھشک جو اندرونی اور بیرونی امراض کا محافظ ہے طلب کریں اس سے یقیناً عورتوں حیض نلوں کو درد باد گولہ رحم سے لیس دار یا بدبودار سفید پانی کا جاری ہونا درد مفاصل مار کمزوری۔ کمر درد سر درد وغیرہ وغیرہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے ایکدفعہ تجربہ کر کے دیکھیں اس کے فوائد کو پبلک پر ظاہر کرنا ہمارا فرض تھا توجہ کرنا آپکا ذمہ ہے قیمت فی شیشی ۱۰ علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ہاب میڈیکل ہال کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اگر کوئی شخص برقی علاج یا میجک بکس کو بعد استعمال غیر مفید ثابت کر دے تو اسکی قیمت مع محصول ڈاک واپس کیجائیگی

بجلی کی طاقت سے کمزور اور سست کا بے ضرر علاج

جو نوجوان اپنی قوت اپنے ہاتھوں ضائع کر کے کمزور ہو گئے ہیں اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے ان کے واسطے ہمارا بجلی کا علاج بہت مفید ہے۔ اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اور اگر امرتسر سے دور ہیں تو بجلی کی طاقت کا میجک بکس منگوا کر استعمال کریں اس میں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھر دی گئی ہے اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی آبلہ چھالا پڑتا ہے ایک بکس سے چار مریض اپنا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ میجک بکس کا ٹریڈ مارک یہ ہے اس کے سوا سب نقلیں ہیں ہمارے جعلی سمجھیں اس علاج سے دائرے کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت میجک بکس چار روپیہ۔ امرتسر میں علاج کرانے کی فہرست چار روپیہ

میجک مارک

نوٹ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے۔ اور نہ اس علاج کو ہندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔

منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

سستی	نامردی	احتلام	جریان	سرعت	رقت	کمی باہ	کجی
نزلہ	کمزوری	ضعف دماغ	نسیان	دردسر	ضعف بصر		
کمی خون	ضعف اعصاب	ضعف دل	ضعف گردہ				
کمی چربی	ضعف جگر						
ضعف معدہ							
ضعف مثانہ							

کام	کجی	رقت	سرعت	جریان	احتلام	نامردی	
کمی	ضعف گردہ	ضعف دل	ضعف اعصاب	ضعف دماغ	نسیان	دردسر	ضعف بصر
دل دھڑکہ							
پرقاں							
مالیخولیا							
بدہضمی							
دغیرہ							
قبض							

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

پچھلے ہفتہ میں حسب ذیل احباب و کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی جناب ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب ۲ جناب عبدالحکیم خانصاحب ۳ جناب منشی عمرالدین صاحب ۱

KHILAFAT LIBRARY

. . . جناب دفعدار غلام محمد صاحب ۱

جناب بالو فیروزالدین صاحب ۱ جناب منشی نذر محمد صاحب جرمانہ نویس ۱ جناب میاں محمد اسمعیل صاحب ۱ برائے توسیع اشاعت نور۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب ۱ جزاکم اللہ احسن الجزا

ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے کہ جن احباب و کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خط و کتابت میں چٹ نمبر ضرور دیں۔

سولہ توڑ جگا یونوالا الارم دار ٹائم پیس اصلی بی مارکہ

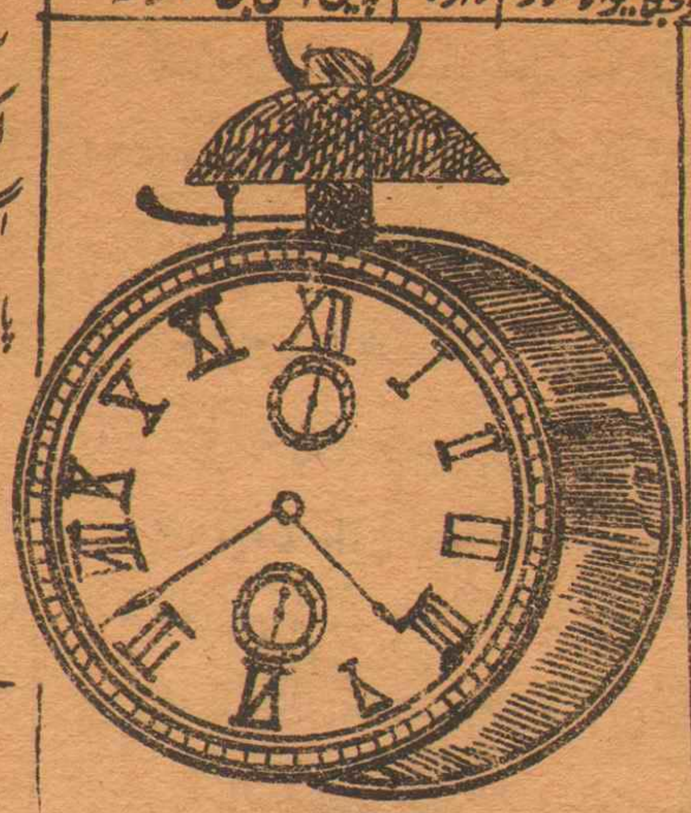

یہ سولہ توڑ جگا یونوالا الارم دار ٹائم پیس چال کا لیور ہوا اسکا الارم کمزوری تیز آواز پر نہایت زور سے بجتا ہے اور ٹائم بالکل درست بتاتا ہے اور سکنڈ والی سوئی بھی ہمراہ ہے صرف ۱۲ گارنٹی ۴ سال بغیر الارم ۱۰ نوٹ آرڈر کے وقت حوالہ اخبار ضرور دیں اپنا پتہ خوشخط لکھیں

مہرست کارخانہ معفت

ملنے کا پتہ۔ مینجر اگروال اینڈ کمپنی بہلوال جی۔ ڈی ریلوے

سنو صاحب کسی قطعی و بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں

اکسیر چشم۔ امراض ذیل کیلئے سریع الاثر اور نہایت مفید دوائی ہے اگر ایک ہفتہ کے استعمال سے دہند۔ غبار شبکوری آنکھ سے پانی جانا زکام یا طالو کیوقت نظر گھبرانی ضعف بصارت کو کچھ بھی فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

المشتہر ایم محمد سلطان چوک فرید امرتسر

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۴۔ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۲ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرائے میں شائع ہوئے ہیں جنکو تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ جناب اسکو ضرور خریدیں امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحہ قیمت عہ ۲

ملنے کا پتہ غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

اطلاع

رام دتا مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

دس جنتی جس میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکر۔ عثمان و عمر و علی و طلحہ و زبیر۔ عبدالرحمن بن عوف سعد بن وقاص سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین کے حالات زندگی بڑی صحت کے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں قیمت ۰۲ ر

پنجتن پاک اس کتاب میں حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کرم اللہ وجہ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن کے صاحبزادوں جناب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات زندگی بڑی خوبی کے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں قیمت ۵ ر

بارہ امام اس میں ائمہ عشر یعنی حضرت علی امام حسن و حسین امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام محمد تقی امام علی نقی امام حسن عسکری امام محمد مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین کے صحیح حالات زندگی سلیس اردو میں لکھے گئے ہیں قیمت ۴ ر

محبت رسول صلعم اس میں حضور نبوی کی محبت و خیر خواہی محبت کے معنی حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور اخلاق کریمہ علامات محبت نبوی تعظیم و توقیر نبوی اہل بیت کرام اور صحابہ عظام اور حضور علیہ السلام کی کلی اشیا کی تعظیم و تکریم درود کی کثرت صلوٰۃ و تسلیم کے معنی اور اور درود و سلام کے الفاظ اُن کی فضیلت اور ثواب اور بزرگان سلف کی محبت نبوی کی مثالیں صحیح روایات اور قابل اعتماد اسناد سے سلیس اردو میں درج ہیں قیمت ۴ ر

مرغوب القلوب مولانا شیخ شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو علم کی جان ہیں جنکو مولانا مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سلیس فارسی نظم کا لباس پہنایا ہے۔ اور دقیق مسائل کو نہایت ہی آسان طریق پر بیان فرمایا ہے ساتھ ہی دونوں بزرگوں کی سوانحعمریاں بھی ہیں قیمت ۱ ر

سوانحعمری حضرت ابوبکر صدیق رضی	۱ ر	سوانحعمری ملا دوپیازہ	۱ ر		
″ ″ عمر رضی	۱ ر	″ ″ حاتم طائی	۳ ر		
″ ″ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۵ ر	خلاصہ نظام شمسی جسمیں ستارونکے	۱ ر		
حیات ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	۳ ر	دلچسپ حالات درج ہیں۔	۳ ر		
″ ابن سیرین رح	۲ ر	پھول اُردو علم ادب کا نہایت	۱۲ ر		
″ ابو اسحٰق شیرازی	۳ ر	ہی دلچسپ رسالہ			
″ ابو جہان عزناطی	۳ ر	دلربا نظمیں حب وطن صدق اور دوستی	۲ ر		
″ سکینۃ النساء رضی اللہ عنہا	۳ ر	وغیرہ کی پر مغز مفید خیر نظموں کا مجموعہ			

(رام دتا مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور)

قبر میں سے مردہ زندہ ہو گیا

جناب حکیم ڈاکٹر صاحب تسلیم۔ مزاج شریف میں عرصہ سال سے نامناسب حرکات کے سبب اپنی قوت مردانگی کو ضائع کر کے نامرد ہو گیا تھا اور نامردی اور سستی جلق کے وغیرہ کے باعث خودکشی کرنیکو اچھا سمجھتا تھا حکیموں اور ڈاکٹروں کی ادویات منگوا کر استعمال کیں مگر سوائے روپیہ برباد کرنے کے اور کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا آخر ایکدن اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپکا اشتہار پڑھ کر آپکی اکسیر باہ مردہ کو زندہ کرنیوالی شین منگوا کر استعمال کی میں ایماناً تحریر کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے میرے تمام امراض نامردی سستی جریان احتلام قوت منی کمی ضعف دماغ ضعف جگر ضعف مثانہ ضعف اعصاب وغیرہ بالکل دور ہو گئیں جو لوگ میری طرح مندرجہ امراض میں مبتلا ہوں اور کسی دوائی سے انکو فائدہ نہ ہوتا ہو تو حکیم صاحب سے اکسیر باہ طلب کر کے استعمال کریں مگر کسی صاحب کو پرہیز و استعمال سے فائدہ نہ ہو تو حکیم صاحب مبلغ ایک روپیہ جرجانہ دیتے ہیں۔ اکسیر باہ ایک بکس میں ہے جس میں ۴۰ گولیاں اور شیشی طلا کی ہے۔ جو اکسیر باہ مندرجہ امراض کی شرطیہ دوائی ہے آپکا نیازمند بانکارائے ضلع امرتسر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں قیمت اکسیر باہ ۴ لیکن ۱۵- مئی تک بجائے ۴ کے عہ ۳ رعائتی بھولنہ صاحب کا حصاب قیمت فی بکس مع محصول ڈاک عہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر بعونہ حصاب مفت ارسال کیا جاتا ہے

حکیم ڈاکٹر ہیں آئی بھولنہ نظام ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتیا چنبیلی۔ خاہر باندی وغیرہ فیتولہ ۸ر سے لیکر حقہ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تمام کو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرمائیں اجازت دیجئے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیلئے تو کچھ لفد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ضرور ایک مرتبہ منگا کر استعمال کریں اس میں چند خارشے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۱۰ر دو شیشی تاک ۸ر قیمت شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی ۱۰ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی و کف کی بیماری ہو اسکو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی سے بچانا۔ (۲) کھانسی کو روکنا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک عہ پیکنگ و محصول ڈاک ۶ر چھوٹی شیشی ۱۶ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصول ڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر وینو ڈبڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفعہ ہو گئی مجھے صرف ۷ خوراک پینے سے زیادہ درکار نہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اشتہار عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دہنہ۔ جالا۔ پھولا۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ سرمہ قسم اول فیتولہ ۴ قسم دوم عہ

اصلی میرا جس کی قیمت دس روپیہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ فیتولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم دریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و رق شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ اکہ روپیہ

لنگیاں و کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی پشاوری بادامی سیاہ و سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی ٹسری ضلعے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں۔ ہر قسم اور ہر قسم کی مل سکتی ہیں +

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

(رجسٹرڈ) "امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

امرت دھارا

ہندوستان کی بہی دوائی ہے جو ان تمام امراض کا جو عام طور پر بوڑھوں بچوں جوانوں عورتوں مردوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے سینکڑوں روپیہ کا خرچ اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں وہ لوگ جو گھروں میں یا سفر میں ادویات کے کیس رکھا کرتے تھے۔ اب یہ چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رکھتے ہیں اور وقت بے وقت جو کام یہ دیتی ہے۔ وہ وہی لوگ جانتے ہیں ٭

امرت دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ کوئی بھی بیماری ہو اسکو دیدو اور کرشمہ دیکھو ٭

امرت دھارا جس بستی میں موجود ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے ٭

امرت دھارا کو جس نے یا پنایا امراض کو دور بھگایا جو اس کو ہمیشہ پاس رکھتا ہے۔ خود کو اور اہل و عیال کو اور پڑوسیوں کو دکھ سے بچاتا ہے ٭

امرت دھارا ان تمام امراض کو جو اچانک آدبائیں۔ فوراً ہی دور کرتی ہے مثلاً ہر قسم کی موسے لیکر پاؤں تک کے درد اندرونی و بیرونی ہیضہ۔ طاعون۔ زکام سیلان۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنک کسی بھی تیزاب یا آگ یا زہر کا لگ جانا زہر کھائے جانے۔ چوٹ۔ زخم وغیرہ۔ وغیرہ

امرت دھارا میں ہر مرض کو دور کرنے کی ایک خاص صفت ہے کوئی بھی سخت سے سخت بیماری ہو اسکو دیدو۔ اول تو بیماری دور ہوگی ورنہ کم از کم تو ضرور جاوے گی ٭

امرت دھارا تقریباً کل امراض کو مفید ہے اور طرفہ یہ کہ فوراً اثر ظاہر ہوتا ہے مثلاً اس وقت جبکہ متعلقہ امراض ہیضہ۔ قبض دست کو یکساں فائدہ دکھاتی ہے۔ بڑی بھاری ڈس انفکٹنٹ یعنی دافع جراثیم امراض ہے۔ طاعون کے واسطے یہ انتہا مفید ثابت ہوئی ہے۔

امرت دھارا سچ مچ آب حیات ہے۔ دنیا میں ایسی دوائی آجتک ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ یہ خدا داد نعمت ہے۔ ویدک ادویات کا کرشمہ ہے۔ سچا دوست مددگار۔ رفیق و غمگسار یہی ہے۔ خوراک اسکی ۲ بوند ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے۔ کہ اگر غلطی سے ۱۰-۲۰ بوند بھی کھالی جاویں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ کسی بھی بیماری میں کسی بھی وقت کسی بھی عمر میں دی جاوے۔ خدا کے فضل سے فایدہ کرے گی ٭

امرت دھارا سینکڑوں ہزاروں کے خرچ کو بچاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو ایک بار منگواتا ہے ہمیشہ منگواتا ہے۔ اکثر اصحاب سو پچاس شیشی سے کم آرڈر ہی نہیں بھیجتے تیس ہزار شیشی سالانہ کی فروخت کیا کسی ایک دوائی کی ہوگی ٭

قیمت مع محصول شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) نمونہ کی چھوٹی شیشی (۸/-)

۲۰ ہزار سرٹیفکیٹوں میں سے ایک دو بطور نمونہ

جناب لالہ شنکر پرشاد صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ اگزامینر اف اکونٹس سرکار عالی حیدر آباد دکن تحریر فرماتے ہیں:۔ آپکا مرسلہ خط مورخہ ۱۶ ماہ حال وصول ہوکر مضمون کیا آپکی مشہور و معروف امرت دھارا کی کئی شیشیاں میں نے اپنے چار سال کے عرصہ استعمال کی ہیں حقیقت میں ویسیوں ادویات ساتھ رکھنے کے عوض اسکی ایک شیشی مختلف امراض کے علاج میں بکار آمد ہوتی ہے۔ بالخصوص مجھے اپنے دورہ کے زمانہ میں اس دوا سے بیشمار فوائد حاصل ہوتے رہے اور میرے اس تجربہ کے لحاظ سے وقت بے وقت میرے متعدد دوست احباب اس دوا کو نہایت شوق سے خرید کر کے اسکے بیشمار فوائد سے مستفید ہوئے ہیں میں نے الحقیقت اس دوا کو مختصر ہوں اکثر امراض پر تو اس کا استعمال تیر بہدف ہے"

جناب سردار بھگت سنگھ سردار بہادر ممبر کونسل دھولپور راجپوتانہ تحریر فرماتے ہیں۔ ڈیر پنڈت ٹھاکر دت صاحب۔ آپکی امرت دھارا عرصہ سے ہمارے استعمال میں آرہی ہے ہم نے اسکو کئی امراض میں نہایت مفید پایا۔ خصوصاً پیٹ درد۔ بدہضمی دستوں وغیرہ کی شکایت میں نہایت موثر ثابت ہوئی ہے۔

حتے کہ جہاں کہیں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ایک شیشی امرت دھارا ہمراہ رہتی ہے

اور اکثر موقعوں پر نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ہماری رائے میں ہر ایک شخص کو ایک شیشی اپنے گھر میں رکھنی چاہیے ٭"

دستخط بزبان انگریزی

مہتہ بھگت سنگھ

ممبر کونسل دھولپور